دیہی مرغبانی گائیڈ

ڈاکٹر محمد سیف الرحمٰن
پروفیسر ڈاکٹر محمد سجاد خاں

gef UNEP ILRI
INTERNATIONAL LIVESTOCK RESEARCH INSTITUTE

دیہی مرغبانی گائیڈ

ڈاکٹر محمد سیف الرحمٰن
پروفیسر ڈاکٹر محمد سجاد خاں

انسٹیٹیوٹ آف اینمل سائنسز، زرعی یونیورسٹی فیصل آباد

ISBN No: 978-969-8237-78-3

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	پیش لفظ	iii
2	دیہی مرغبانی کا تعارف وافادیت	1
3	مرغیوں کی نسل اور قسم کا انتخاب	5
4	مرغیوں کی رہائشی ضروریات	9
5	مرغی خانہ کی صفائی	12
6	انڈوں سے چوزے نکلوانا	14
7	چوزوں کی پرورش ودیکھ بھال	20
8	انڈے دینے والی مرغیوں کی پرورش ودیکھ بھال	22
9	متوازن خوراک	24
10	مرغیوں کے امراض اوران کا روک تھام	30
11	مرغیوں کو ٹیکے لگانا	33
12	مرغیوں کے عمومی امراض	37
13	مرغیوں کی فروخت	41
14	مرغبانی کی کامیابی کیلئے مربوط پروگرام	42

پیش لفظ

سائنس کی ایجادات اور تحقیقی کاموں کے نتائج سے بھر پور استفادہ کرنے کیلئے یہ ضروری ہے کہ اس کی رسائی کو عوام الناس تک ممکن بنایا جائے۔ اس ضمن میں ایسے لٹریچر کی اشاعت ضروری ہے جو کہ وطن عزیز کے مخصوص جغرافیائی عوامل، معاشی اور دیہی پس منظر کو ملحوظ رکھتے ہوئے ترتیب دیئے جائیں۔ ہمارے تحقیقاتی اداروں میں جو بھی ریسرچ ہوتی ہے وہ انگریزی زبان کے رسائل و جرائد اور کتب میں شائع ہو کر لائبریری کی زینت بن جاتی ہے اور عام کسانوں کی اس تک رسائی نہیں ہوتی۔ یوں تحقیقاتی کاموں کے نتائج اور سائنسدانوں کی کاوشوں سے ایک عام کسان بہرہ مند نہیں ہو پاتا۔ اس لیے یہ ضروری ہے کہ کسانوں کیلئے ان کی نفسیات وضروریات اور تعلیمی حالات کو سامنے رکھتے ہوئے ایسے لٹریچر کی اشاعت کی جائے جس میں جانوروں اور پرندوں کی پرورش ونگہداشت اور اصلاح وترقی کے جدید سائنسی اصولوں کو عملی نقطہ نظر سے قومی زبان میں پیش کیا گیا ہو۔

پولٹری انڈسٹری کو مستقبل میں ترقی دینے کیلئے یہ ضروری ہے کہ ملک کے دیہاتوں میں پائی جانے والی دیسی مرغیوں کی کارکردگی میں اضافے کی بھر پور کوشش کی جائے۔ یہ مرغیاں صدیوں سے دیہی علاقوں میں پالی جاتی ہیں یوں ان میں ہمارے ملکی حالات کے تحت زندہ رہنے کی بے پناہ صلاحیت ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان دیہی مرغیوں کی کارکردگی کو مناسب دیکھ بھال، متوازن خوراک اور بیماریوں کے انسداد کے منظم پروگرام کے ذریعے ترقی دی جائے۔ اس مقصد کیلئے دیہی علاقوں میں کسانوں بالخصوص گھریلو خواتین اور لڑکیوں کو مرغبانی کے جدید طریقوں سے روشناس کرانے کیلئے اس کتاب میں عام فہم موضوعات کو ترتیب دیا گیا ہے۔ ان موضوعات کا مطالعہ کرکے اور ان پر عمل پیرا ہو کر دیہی مرغبانی کو جدید سائنسی اصولوں پر ترقی دی جاسکتی ہے۔

اس کتاب کو لکھنے نیز نظر ثانی کرنے میں جن کُتب سے استفادہ کیا گیا ہے ان کا ذکر کتابیات میں کر دیا گیا ہے۔ ہم ان تمام مصنفین، پبلشرز اور اداروں کا نہایت خلوص اور عقیدت کے ساتھ شکریہ ادا کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ اس کتاب میں درج معلومات، وطن عزیز میں مرغیاں پالنے والے کسانوں کیلئے مفید ثابت ہوں کیونکہ ملکی ترقی کا راز بھی کسانوں کی ترقی اور معاشی خوشحالی میں مضمر ہے۔

ڈاکٹر محمد سیف الرحمٰن

پروفیسر ڈاکٹر محمد سجاد خاں

دیہی مرغبانی کا تعارف وافادیت

مرغبانی سے مراد ان تمام پرندوں کی دیکھ بھال ہے جنہیں انسان اپنی غذائی یا دیگر ضروریات کیلئے پالتا ہے مثلاً مرغی، بطخ، بٹیر، کبوتر، مور، تیتر وغیرہ۔ پاکستان نے گزشتہ پچاس سالوں میں مرغبانی کی صنعت میں حیرت انگیز ترقی کی ہے۔ ٹیکسٹائل کے بعد یہ دوسری بڑی انڈسٹری کی حیثیت رکھتی ہے۔ مرغیوں سے حاصل شدہ انڈے اور گوشت عوام الناس کو حیوانی لحمیات کی فراہمی کا ایک بہت اہم ذریعہ ہے۔ جو انسانی صحت کی بحالی و قیام میں بہت اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ مرغبانی سے لوگوں کو روزگار ملتا ہے، کسان خوشحال ہوتا ہے اور اس کے رہنے سہنے اور دیگر طرزِ زندگی میں بہتری آتی ہے۔ تمام بڑے بڑے شہروں، قصبوں کے نزدیک بے شمار مرغی خانے، ہیچریاں اور مرغیوں کی خوراک تیار کرنے کے کارخانے اور مرغبانی سے متعلق سامان تیار کرنے والے ادارے قائم ہونے سے نہ صرف دیہی ترقی میں مدد ملی ہے بلکہ لوگوں کی شہروں کی طرف نقل مکانی کی رفتار بھی سست ہوئی ہے۔

مرغبانی سے گوشت یا انڈوں کی آمدنی میں جو اضافہ ہوتا ہے اس کا انحصار براہ راست فارم پر رکھے گئے پرندوں کی تعداد پر ہوتا ہے۔ یعنی اگر فارم پر پرندوں کی تعداد اور معیار بڑھا دیا جائے تو براہ راست آمدنی میں بھی اسی نسبت سے اضافہ متوقع ہوتا ہے۔ پاکستان میں دیہی مرغبانی نے گھریلو پیمانے پر بہت مثبت کردار ادا کیا ہے۔ خاص طور پر پہاڑی اور بارانی علاقوں میں مرغیاں پال کر لوگ نہ صرف اپنا غذائی معیار بہتر بناتے ہیں بلکہ انڈوں اور گوشت کی گھریلو ضروریات کو پورا کرنے کے بعد فالتو انڈوں اور مرغیوں کو بیچ کر اپنی آمدنی میں بھی اضافہ کرتے ہیں۔ آج سے بیس پچیس سال قبل مرغیوں کی بیماریوں کی وجہ سے اس قدر اموات ہوتی تھیں کہ دیہاتوں کے دیہات مرغیوں سے خالی ہو جاتے تھے لیکن اب سائنسی علوم اور ایجادات کی بدولت بیماریوں پر قابو پانے کے نت نئے طریقوں اور خوراک و دیکھ بھال کے جدید اصولوں کی وجہ سے نہ صرف گھریلو سطح پر مرغیاں پال کر فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے بلکہ نجی شعبہ میں بھی اتنے بڑے بڑے فارم قائم ہوئے ہیں کہ بجا طور پر پولٹری فارمنگ سے تجارتی بنیادوں پر نفع حاصل کیا جا سکتا ہے۔

پولٹری انڈسٹری کو مستقبل میں ترقی دینے کیلئے ضروری ہے کہ ملک میں دیہاتوں میں پائی جانے والی دیسی مرغیوں کی کارکردگی میں اضافے کی بھرپور کوشش کی جائے۔ یہ مرغیاں صدیوں سے دیہی علاقوں میں پالی جا رہی ہیں

اور یوں ان میں ہمارے ملکی موسمی حالات کے مطابق زندہ رہنے کی بے پناہ صلاحیت ہے۔ضرورت اس امر کی ہے کہ ان مرغیوں کی کارکردگی کو متوازن خوراک، دیکھ بھال کے جدید طریقوں اور بیماریوں کے انسداد کے منظم پروگرام کے ذریعے بڑھایا جائے۔ ملک کے مختلف صوبوں میں پولٹری پروڈکشن کے محکموں کو اس ضمن میں ٹھوس منصوبہ بندی کے ذریعے کام کرنے کی ضرورت ہے۔

انڈوں اور مرغی کے گوشت کی ملکی پیداوار اور ملکی آبادی کا لحاظ کرتے ہوئے یہ اندازہ لگایا گیا ہے کہ فارمی مرغیوں اور دیسی مرغیوں سے بالترتیب 4 درجن اور 2 درجن انڈے فی کس سالانہ میسر آتے ہیں۔یعنی پاکستان میں انڈوں کی فی کس سالانہ کھپت 6 درجن انڈے ہے جبکہ ایک عام پاکستانی کو سالانہ 2.8 کلوگرام فی کس مرغی کا گوشت کھانے کو میسر ہے۔ان اعداد وشمار سے یہ واضح ہوتا ہے کہ موجودہ حالات میں وہ مرغیاں جو دیہاتوں میں گھریلو سطح پر پالی جارہی ہیں (دیسی مرغیاں) وہ ہماری عوام کیلئے گوشت اور انڈے فراہم کرنے کا ایک اہم ذریعہ ہیں۔ آج بھی مرغیوں سے حاصل کردہ کل گوشت اور انڈوں کا تقریباً بیس سے تیس فیصد حصہ ان دیسی مرغیوں سے حاصل ہو رہا ہے۔

مستقبل کے حوالے سے دیہی علاقوں میں کسانوں بالخصوص گھریلو خواتین اور لڑکیوں کو مرغبانی کے جدید طریقوں سے روشناس کرانے کی بہت ضرورت ہے تا کہ وہ گھریلو مرغیوں کو ویکسین کر کے انہیں متعدی امراض سے محفوظ رکھ سکیں۔انہیں مرغیوں کی خوراک، پرورش ونگہداشت کے جدید اصولوں کی تربیت دینے کی بھی ضرورت ہے کیونکہ یہ خواتین اس طرح کے پروگرام بہت کامیابی کے ساتھ چلانے کی اہلیت رکھتی ہیں۔اس مقصد کے لیے جہاں اس امر کی ضرورت ہے کہ بڑے پیمانے پر ریڈیو، ٹی وی، فلم اور کتب ورسائل کو استعمال کیا جائے وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ پولٹری سائنس کی گریجوایٹ لڑکیوں کو دیہی خواتین کی ٹریننگ کا فریضہ سونپا جائے اور دیہاتوں میں لڑکیوں کے ہائی، مڈل سکولوں میں اس مقصد کے لیے خصوصی تربیتی منصوبے بنائے جائیں۔

اس نقطہ نظر سے جب ہم غور کرتے ہیں تو ایک خوش آئند مستقبل ہمارے سائنسدانوں اور اہل ثروت کا منتظر ہے۔دیسی مرغیاں، انڈوں اور گوشت کی اس کمی کو پورا کرنے کی بدرجہ اتم صلاحیت رکھتی ہیں۔ان مرغیوں کو غیر ملکی مرغی کی نسلوں پر ایک فوقیت یوں حاصل ہے کہ یہ مرغیاں ہمارے مخصوص دیہی ماحول میں رہ کر کھیتوں، گندگی کے ڈھیروں

سے دانہ دنکا چگ کر اور کیڑے مکوڑے کھا کر نہ صرف زندہ رہنے کی صلاحیت رکھتی ہیں بلکہ اچھی خاصی پیداوار بھی دیتی ہیں۔ نیز یہ مرغیاں موسم کے شدید اثرات کو بھی نہ صرف برداشت کرنے کی حیرت انگیز صلاحیت رکھتی ہیں بلکہ بیماریوں کے خلاف بھی خصوصی قوت مدافعت رکھتی ہیں۔ ضرورت ہے کہ دیسی مرغیوں کی ترقی کیلئے خصوصی منصوبے بنائے جائیں اور نسل کشی کے مختلف طریقوں کے ذریعے ان اوصاف از قسم انڈوں کی پیداوار، گوشت کی پیداوار اور خوراک کو بہترین طریق پر استعمال کرنے کی اہلیت کو ترقی دینے کیلئے ایک جامع پروگروام بنایا جائے۔ نیز فوری طور پر انڈوں کی تعداد کو بڑھانے کیلئے نسل کشی کے طریقے کراس بریڈنگ کے ذریعے تحصیل / ضلع کی بنیاد پر جامع منصوبہ بندی کر کے ان علاقوں میں اعلیٰ خصوصیات کے مرغوں کی تقسیم کی جائے اور ان علاقوں میں موجود کم تر اوصاف والے دیسی مرغوں کو ذبح کر دیا جائے۔ اگر اس پروگرام پر عمل کیا جائے تو توقع ہے کہ آئندہ چند سالوں میں ہم اپنی دیسی مرغیوں کے انڈوں کی پیداوار میں خاطر خواہ اضافہ کرنے میں کامیاب ہو جائیں گے۔ نیز ایسی مرغیاں موسمی حالات کی شدت اور دیگر عمدہ صفات میں بھی دیسی مرغیوں سے کسی طرح کم تر نہ ہونگیں۔

انفرادی اور تجارتی طور پر دیہی مرغبانی سے مندرجہ ذیل فوائد حاصل کیے جا سکتے ہیں۔

1۔ مرغی کا گوشت اور انڈا اپنی غذائی اہمیت کی وجہ سے انسانی خوراک کا ایک اہم جزو ہے۔ ان میں مختلف غذائی اجزاء اس توازن کے ساتھ پائے جاتے ہیں کہ انسانی جسم میں وہ بہت آسانی سے ہضم ہو کر جزو بدن بننے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔

2۔ دیہی مرغبانی ایک ایسا کاروبار ہے جس سے سال بھر مسلسل آمدنی ہوتی رہتی ہے۔ جس کی وجہ سے کسان کو اپنے گھریلو اخراجات کے بارے میں پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑتا اور یوں وہ قرضہ اٹھانے سے بھی بچا رہتا ہے۔

3۔ دیہی مرغبانی کے کاروبار میں منافع کی واپسی، فصلات کی کاشت اور دیگر اقسام کے جانوروں کی پرورش کی نسبت بہت جلد ہوتی ہے۔ دیسی مرغیوں کی نسلیں چھ سے سات ماہ بعد انڈے دینے شروع کر دیتی ہیں اور اصل سرمایہ کی واپسی بھی ہو جاتی ہے۔

4۔ دیہی مرغبانی کو گھریلو یا تجارتی پیمانے پر بھی چلایا جا سکتا ہے۔ اسطرح دیہی خواتین اپنے رہائشی مکانوں میں چھوٹے پیمانے پر مرغیاں پال کر با آسانی اپنے خاندان کی کفالت کر سکتی ہیں۔

5۔ دیسی مرغیاں زرعی اجناس یا ان سے پیدا ہونے والی ایسی مصنوعات کو استعمال کرتی ہیں جن کی تیاری میں مصنوعی کھاد یا کیمیائی عناصر استعمال ہونے ضروری نہیں۔ اس طریق پر یہ مرغیاں خالص قدرتی اشیاء کو کھا کر انسان کے لیے معیاری قدرتی خوراک مہیا کرتی ہیں۔

مرغیوں کی نسل اور قسم کا انتخاب

دیہی مرغبانی کیلئے مرغیوں کی قسم اور اچھی نسل کا انتخاب بہت اہم ہے کیونکہ یہی وہ پہلا قدم ہے جس پر فارم کی کامیابی کا دارومدار ہے۔ اگر فارم کے لئے اس قسم کے پرندے یا چوزے خریدے جائیں جو عمدہ کارکردگی دکھانے کے قابل نہ ہوں تو پھر بہترین قسم کی متوازن خوراک، رہائشی سہولتوں اور دیکھ بھال کے جدید طریقوں کے باوجود ان سے زیادہ منافع حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ اس لئے دیہی مرغبانی کے آغاز میں اچھی قسم کے پرندوں کے انتخاب میں ماہرین سے مشورہ اور مختلف فارموں سے پرندوں کی نسلوں اور اقسام کے بارے میں معلومات حاصل کر لینی چاہیے۔

انڈے دینے والی مرغیوں کی مختلف نسلوں کے انتخاب میں مندرجہ ذیل امور کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

1۔ مرغیوں کی نسل کے انتخاب میں اس امر کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے کہ پرندے کب انڈے دینے کے قابل ہوجاتے ہیں۔ کیونکہ یہ واضح ہے کہ جو پرندے جلدی انڈے دینے شروع کر دیتے ہیں وہ زیادہ منافع بخش ثابت ہوتے ہیں۔ عام طور پر انڈے دینے والی مرغیاں چھ سے سات ماہ کی عمر میں انڈے دینے شروع کر دیتی ہیں بشرطیکہ خوراک اور دیکھ بھال کے جدید اصولوں کی پابندی کی جائے۔

2۔ انڈے کا سائز ایک دوسری اہم صفت ہے جس کا انڈے دینے والی نسل کے انتخاب میں خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔ چونکہ انڈے کا سائز ایک نسبی خصوصیت ہے اور بعض نسلیں دوسری نسلوں کی نسبت بڑے سائز کا انڈا دیتی ہیں۔

3۔ مختلف علاقوں/شہروں میں کسی خاص رنگ کے چھلکے والے انڈے زیادہ پسند کیے جاتے ہیں جبکہ دوسری رنگت کے انڈے نسبتاً کم پسند کیے جاتے ہیں۔ اس لیے کسی بھی علاقے کے لوگوں کی پسند کے مطابق پرندوں کی نسل کا انتخاب فائدہ مند ہوسکتا ہے۔

4۔ ہمارے ملک میں دیسی مرغیاں ایک سال میں تقریباً 60 سے 120 انڈے دیتی ہیں اس لیے نسل کے انتخاب میں انڈوں کی سالانہ پیداوار کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔ ایسی مرغیاں جو کم مقدار میں خوراک کھا کر زیادہ انڈے دے سکتی ہوں معاشی طور پر زیادہ سودمند ہوتی ہیں۔

5۔ دیسی مرغیاں 10 سے 15 انڈے دینے کے بعد بالعموم کُڑک ہوجاتی ہیں اور بعض اوقات بیس سے پچیس دن تک انڈے نہیں دیتیں۔ اس طریق پر کُڑک ہونے کی وجہ سے مرغیوں سے سال بھر انڈوں کی کم تعداد حاصل ہوتی ہے۔ اس لیے ایسی نسل کا انتخاب کرنا چاہیے جو مسلسل زیادہ دیر تک انڈے دینے کی صلاحیت رکھتی ہو۔

6۔ دیسی مرغیاں بنیادی طور پر سخت جان ہوتی ہیں تاہم ایسی مرغیوں کی نسل کا انتخاب کرنا چاہیے جو موسمی تغیر وتبدل کے برے اثرات کا زیادہ سے زیادہ مقابلہ کرنے کی صلاحیت رکھتی ہوں۔

7۔ نسل کے انتخاب میں بالغ پرندوں کا جسمانی سائز بھی ایک اہم امر ہے۔ عموماً زیادہ وزن کے پرندوں کی خوراک کا بیشتر حصہ ان کی جسمانی ضرورت کو پورا کرنے کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ اور اسطرح خوراک کا کم حصہ انڈوں کی پیداوار کے کام آتا ہے۔ اس لیے نسل کے انتخاب میں پرندے زیادہ بھاری بھرکم نہ ہوں اور ان کا جسمانی حجم مناسب ہونا چاہیے۔

دیسی مرغیوں کی مختلف نسلیں:

اصیل:

مختلف رنگوں میں پائی جانے والی خوبصورت نسل ہے۔ بنیادی طور پر مرغے لڑائی کیلئے استعمال ہوتے ہیں۔ مرغیاں بچے نکلوانے کیلئے بہت اچھی ہوتی ہیں۔ مرغیوں میں کڑک پن زیادہ ہونے کی وجہ سے انڈوں کی تعداد دو سے چار درجن سالانہ تک محدود رہتی ہے۔ انڈے کے چھلکے کا رنگ ہلکا بھورا ہوتا ہے۔ ٹانگیں لمبی اور چونچ چھوٹی مگر تیز ہوتی ہے۔ تمام قسموں میں کلغی پھلی دار اور درانتی پر غائب ہوتے ہیں۔ مرغیوں میں کلغی بہت چھوٹی ہوتی ہے۔ مختلف اقسام میں سندھی، اصیل اور میانوالی اصیل زیادہ مشہور ہیں۔

اصیل (مادہ)

اصیل (نر)

گولڈن:

انڈوں اور گوشت کیلئے سرخ بھورے رنگ کی ایک مفید نسل ہے۔ کلغی سنگل اور درمیانے سائز کی ہوتی ہے۔ اوکنٹھ بھی درمیانے سائز کے ہوتے ہیں۔ مرغوں میں گردن اور دُم کے پرَ نسبتاً گہرے رنگ کے ہوتے ہیں۔ گرمی برداشت کرنے کی صلاحیت نسبتاً کم ہے۔ تجارتی پیمانے پر مرغیاں175 سے 225 انڈے سالانہ دینے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ انڈے کے چھلکے کا رنگ بھورا ہوتا ہے۔

مصری:

عام نام فیومی بھی ہے۔ نسبتاً چھوٹی جسامت والی انڈے دینے والی نسل ہے۔ گردن اور کسی حد تک کمر نقرئی / سفید ہوتی ہے اور باقی جسم پر سفید اور کالے دھبے ہوتے ہیں جبکہ دُم بالکل سیاہ بھی ہوسکتی ہے۔ کلغی چھوٹے سائز کی اور سنگل ہوتی ہے۔ انڈے کے چھلکے کا رنگ ہلکا بھورا یا سفید ہوتا ہے۔

دیسی:

اصیل، گولڈن اور مصری نسل کے علاوہ دیہاتوں میں پائے جانے والے مرغے مرغیوں کو دیسی کہتے ہیں۔ ان کے پروں کا کوئی بھی رنگ ہوسکتا ہے اور انڈے کے چھلکے کا رنگ ہلکا بھورا ہوتا ہے۔ گولڈن اور مصری کراس کے دوغلے پرندوں کو بھی بعض دفعہ دیسی ہی کہا جاتا ہے۔ انڈے دینے کی صلاحیت 80 سے 120 انڈے سالانہ تک ہے۔

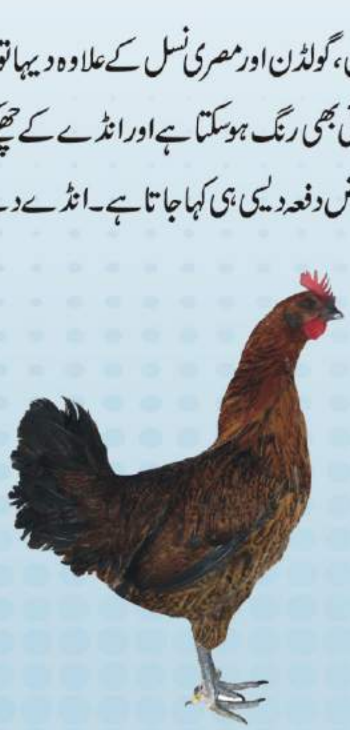

دیسی (مادہ)

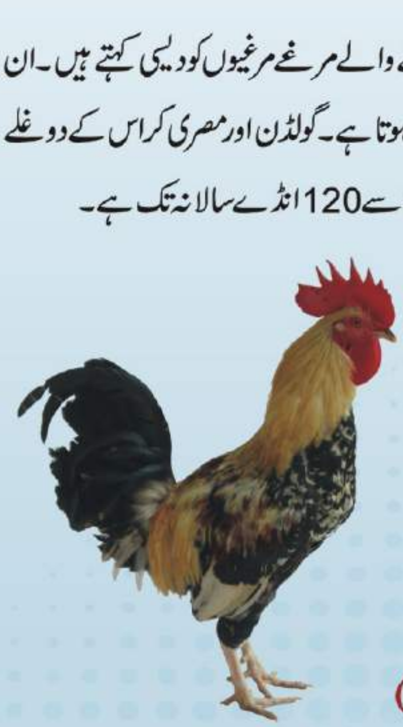

دیسی (نر)

یونی گولڈ:

لائکپو رسلور بلیک کے بعد زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں پیدا کی جانے والی ایک نسل ہے جو اصیل، دیسی اور دیگر زیادہ انڈے دینے والی نسلوں کے ملاپ سے پیدا کی گئی ہے۔ اس کی دو ذیلی نسلیں ہیں۔ دھاری دار/ بارڈ قسم میں عام رنگ دھاری دار/ بارڈ ہی ہے مگر دوسرے رنگ بھی ہو سکتے ہیں جبکہ گھونی (Naked Neck) قسم صرف متفرق رنگت کی ہی ہے۔ کلغی سنگل ہوتی ہے۔ مرغیاں رنگ دار انڈے پیدا کرتی ہیں اور انڈے دینے کی صلاحیت 180 سے 200 انڈے تک ہے۔

یونی گولڈ بارڈ (مادہ)

یونی گولڈ بارڈ (نر)

یونی گولڈ بارڈ گھونی (مادہ)

یونی گولڈ بارڈ گھونی (نر)

یونی گولڈ گھونی (مادہ)

یونی گولڈ گھونی (نر)

مرغیوں کی رہائشی ضروریات

مرغیوں کے لیے ایسی جگہ منتخب کی جائے جو سیم زدہ نہ ہو اور پانی کا نکاس صحیح ہو۔ ڈربہ کے اندرونی ماحول کو حفظانِ صحت کے اصولوں کے مطابق رکھا جائے۔ ڈربے کی جگہ ایسی ہو جہاں مرغیوں کی بدبو وغیرہ سے افراد خانہ اور پڑوس میں رہائش رکھنے والے متاثر نہ ہوں۔ پانی اور روشنی کا نظام موثر ہونا چاہیے۔

رہائشی جگہ انڈے دینے والی مرغیوں کیلئے تین مربع فٹ درکار ہے۔ اس میں یہ احتیاط برتی جائے کہ اس کی تعمیر میں زیادہ سرمایہ خرچ نہ ہو۔ اس میں مرغیاں موسمی اثرات سے محفوظ رہ سکیں۔ جنگلی جانور اور کتوں کی پہنچ سے دور رہیں۔ شیڈ کی چھت ایسی ہو جس سے دھوپ اندر داخل نہ ہو سکے اور بارش کی بوچھاڑ سے پرندے محفوظ رہیں۔ اس لیے موزوں شیڈ کی لمبائی شرقاً غرباً اور چوڑائی شمالاً جنوباً ہونی چاہیے۔ شیڈ کا فرش ایسا ہو جس کو آسانی سے صاف کیا جا سکے اور بوقت ضرورت دھویا جا سکے۔ شیڈ کو ہوادار بنانے کی غرض سے باریک جالی لگائی جائے تاکہ اس سے چوہے اور چڑیا کا گزر نہ ہو سکے۔ اور اونچائی اس قدر ہونی چاہیے کہ شیڈ کی صفائی تسلی بخش کی جا سکے۔ لیکن اگر تھوڑی تعداد میں مرغیاں رکھنا مقصود ہوں تو ایک لکڑی یا لوہے کا ڈربہ بنایا جا سکتا ہے۔ اس ڈربہ کو کسی سایہ دار جگہ پر رکھ دیا جائے جہاں جنگلی پرندوں اور دھوپ سے بھی محفوظ رہے۔ ڈربہ کی صفائی پر خاص توجہ دی جائے۔ ڈربے کے نیچے پہیے لگا دیئے جائیں تو اسطرح اس کو گرمیوں میں سایہ اور سردیوں میں دھوپ میں آسانی سے رکھا جا سکے گا۔

بچھالی کا استعمال:

مرغیوں کو صحتمند اور بیماریوں سے محفوظ رکھنے کی خاطر لکڑی کے باریک برادے، گندم کے بھوسے یا چاول کے چھلکے کی بچھالی کا استعمال لازمی ہوتا ہے۔ بچھالی کے استعمال سے شیڈ کی صفائی اور بدبو پر قابو پایا جا سکتا ہے۔ اور پرندے بالکل صاف ستھرے رہتے ہیں۔ بچھالی کی تہہ کم از کم چار انچ موٹی ہونی چاہیے۔ کسی ترنگی کے ساتھ ہفتے میں دو بار برادے کو اچھی طرح الٹ پلٹ کرنا چاہیے تاکہ جہاں کہیں یہ گیلی ہو خشک ہو جائے۔ بچھالی کیلئے بھوسہ، خشک گھاس، مونگ پھلی کے چھلکے اور گنے کا خشک گودا بھی استعمال کیا جا سکتا ہے۔

مرغیوں کیلئے برتن:

مرغیوں کی بہتر نشوونما کیلئے خوراک اور پانی کے برتنوں کی ضرورت ہوتی ہے۔ان برتنوں کے استعمال سے شیڈ میں صفائی رہتی ہے اور خوراک کا ضیاع کم ہوجاتا ہے۔چوزوں اور بڑی عمر کی مرغیوں کیلئے علیحدہ علیحدہ سائز کے برتن استعمال کیے جاتے ہیں۔

لمبی نالی نما برتن ایک دن تا پانچ ہفتے کی عمر کے چوزوں میں استعمال کیے جاتے ہیں۔ان کے اوپر ایک پھرکی لگی ہوتی ہے جو کہ چوزوں کو خوراک ضائع کرنے سے روکتی ہے۔دیہاتوں میں مٹی کی کنالی بھی اس مقصد کیلئے استعمال کی جاتی ہے یا مٹی کے لمبے لمبے برتن بنوائے جاسکتے ہیں۔

ڈول نما برتن پانچ ہفتہ کی عمر سے لیکر بلوغت تک کی عمر کی مرغیوں میں استعمال کیے جاتے ہیں۔صرف ان کی زمین سے اونچائی کو مرغیوں کی عمر کے مطابق رکھا جاتا ہے۔اس برتن میں خوراک خود بخود مرغیوں کی ضرورت کے مطابق ایک جیسی حالت میں ملتی رہتی ہے۔دیہات میں گھی کے خالی ڈبے اور مٹی کی کنالی کی مدد سے یہ برتن تیار کیے جاسکتے ہیں۔

پانی پینے کے برتنوں کے استعمال سے پرندوں کو صاف اور تازہ پانی ملتا ہے۔ان کی بناوٹ ایک جیسی ہوتی ہے صرف عمر کے لحاظ سے سائز میں فرق پڑ جاتا ہے۔شروع میں 1/4 گیلن والا برتن استعمال کیا جاتا ہے اور ایک ماہ کی عمر کے بعد 2 گیلن والا برتن استعمال کیا جاتا ہے۔اس کی فرش سے اونچائی جسم کے مطابق رکھی جاتی ہے۔ایک 1/4 گیلن والا برتن 25 چوزوں کیلئے کافی ہے اور 2 گیلن والا برتن 30 مرغیوں کیلئے مناسب رہتا ہے۔دیہات میں گھی کے خالی ڈبے اور مٹی کی کنالی کی مدد سے یہ برتن تیار کیے جاسکتے ہیں۔

انڈے دینے والے گھونسلے کا سائز:

ایک گھونسلا پانچ مرغیوں کیلئے کافی ہوتا ہے۔جس میں1'X1-1/2'X1-1/2' کے خانے بنے ہوتے ہیں۔ان کے استعمال سے انڈے ٹوٹنے سے محفوظ رہتے ہیں دوسرا انڈے گندے ہونے سے بچ جاتے ہیں۔اگر انڈے تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد یعنی دن میں تین چار مرتبہ اکٹھے کر لیے جائیں تو مرغیوں کو کڑک ہونے سے بچایا جاسکتا ہے اور انڈے بھی گندے نہیں ہوتے۔

100 مرغیوں کی پرورش کے لئے درکار سامان:

- ☆ 100 عدد مرغیاں عمر 20 ہفتے
- ☆ '20'x24 کا ایک کمرہ
- ☆ 4 عدد ٹیوب فیڈرز "15
- ☆ 4 عدد پانی کے برتن 2 گیلن مقدار
- ☆ 4 عدد بالٹی
- ☆ دوعدد گھونسلے
- ☆ بچھالی
- ☆ ادویات
- ☆ بجلی
- ☆ خوراک 3700 کلوگرام (74 تھیلے برائے 52 ہفتے)
- ☆ متفرق سامان

نوٹ: شیڈ کیلئے گھر کا کوئی ایک کمرہ استعمال کیا جاسکتا ہے لیکن اس کی کھڑکیاں فرش سے ایک فٹ اونچی ہوں اور سامان کیلئے مٹی کے برتن بنوائے جاسکتے ہیں۔مٹی کی کنالی اور گھی کے خالی ڈبے جو دیہات میں وافر دستیاب ہو جاتے ہیں ان کو بطور خوراک اور پانی کے برتن استعمال کیا جاسکتا ہے۔

مرغی خانہ کی صفائی

فارم پر ہر بار نئے پرندے رکھنے سے پہلے سامان اور شیڈ کی صفائی بے حد ضروری ہے تا کہ مختلف بیماریوں سے نئے پرندوں کو محفوظ رکھا جا سکے۔ سب سے پہلے مکڑیوں کے جالے اور گرد وغبار کو دیواروں سے صاف کیا جائے۔ کھڑکیوں اور فرش کو بھی صاف کریں اور بچھالی بیلچہ کی مدد سے ہتھ گاڑی کے ذریعے باہر نکالیں۔ پوٹاشیم پرمیگنیٹ (لال دوائی) کی آمیزش سے فرش اور دیواروں کو اچھی طرح دھوئیں۔ بعدازاں تیز جراثیم کش محلول سے خوب اسپرے کریں۔ کوئی کونہ کھدرا سپرے کی زد سے رہ نہ جائے۔ مرغی خانے کی صفائی کے بعد جب در و دیوار ہوا سے خشک ہو جائیں تو چھت اور دیواروں پر سفیدی کر دی جائے۔ واضح رہے کہ دیواروں، کھڑکیوں اور فرش وغیرہ کو برش سے صاف کرنے اور پھر دھوئے بغیر تیز جراثیم کش محلول سپرے کرنا بے سود ہوگا۔ اس عمل کے بعد شیڈ کو تقریباً 15 دن تک خالی رکھیں۔

☆ چچڑیوں اور جراثیم کو تباہ کرنے کے لیے جراثیم کش ادویات کا سپرے کریں۔

☆ کھڑکیوں پر نصف انچ کھلی لوہے کی جالی لگا دینی چاہیے تا کہ چڑیاں مرغی خانہ میں داخل ہو کر مرغیوں کے دانہ پانی میں شریک ہو کر اپنی بیماریوں کے جراثیم مرغی خانہ میں نہ پھیلا سکیں۔

☆ پانی کے برتنوں سے جب مرغیاں پانی پیتی ہیں تو کچھ پانی باہر بھی گرا دیتی ہیں۔ یوں فرش پر پڑی ہوئی بچھالی گیلی ہو جاتی ہے، ایسی گیلی بچھالی بالخصوص گرم موسم میں جراثیم کی پیدائش کا موجب بنتی ہے۔ اس لیے دن میں دو بار قبل از دوپہر اور دوسری بار پچھلے پہر اس گیلی بچھالی کو پانی کے برتنوں کے قریب سے جمع کر کے سوکھنے کے لیے دھوپ میں بکھیر دیں اور وہاں اسی قدر تازہ بچھالی ڈال دیں، ایسا کرنے سے جراثیم کی پیدائش نہ ہو سکے گی۔

☆ مرغیوں کو جملہ حیوانات سے زیادہ ہوا کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہوا اور دھوپ سے فرش پر جو نمی بیٹوں سے ہوتی ہے اڑ جاتی ہے۔ چھت میں روشن دان رکھیں۔ سخت جاڑوں میں بھی مرغیوں کے رات بسیرا کرنے والے ڈربوں میں موجود ہوادان کو کچھ نہ کچھ رات کو بھی کھلا رکھیں ورنہ نزلہ زکام کا اندیشہ ہوگا۔

☆ مرغی خانہ کی روز صفائی کا مطلب ہے کہ ہر روز مرغیوں کی بیٹوں کا مرغی خانہ سے اخراج اور پھر ایسی صفائی کہ وہاں بدبو کے کوئی آثار نہ ہوں۔ مرغی خانہ کی ہر شے صاف ہو، بیٹوں والا تختہ جو ڈربوں کے نیچے رکھا ہوتا ہے، زمین پر ڈالی ہوئی بچھالی، دیواریں، انڈے دینے والے بکس، دانہ پانی کے برتن اور اگر باڑا کے طور پر زمین ہو تو اس کی بھی روزانہ مکمل اور بھرپور صفائی ہونی چاہیے۔ باڑا کی زمین سے سال میں کم از کم دو مرتبہ چھ انچ مٹی کی تہہ اٹھا کر دور پھنکوا دیں اور اس میں تازہ صاف اور نئی مٹی کی اسی قدر تہہ ڈلوا دیں، ورنہ اس زمین پر کاشت کرا دیں اور مرغی خانہ کی دوسری طرف ملحقہ باڑا استعمال میں لائیں۔

☆ کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مرغیوں کے گھروں کی صفائی کے باوجود مرغیوں کی صحت درجہ بدرجہ کمزور ہونے لگتی ہے۔ مرغیوں میں بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت کمزور ہو جاتی ہے، ہمہ وقت مرغیوں کو گھروں میں بند رکھنے سے یہ صورت حال پیدا ہو جانا بہت ممکن ہے۔ یہ سب باتیں مرغیوں کے گھر، فرش اور دیوار میں تازگی نہ ہونے سے پیدا ہوتی ہیں، لہٰذا خوب اور مکمل صفائی کے بعد ایسے گھروں کو کچھ عرصہ تک خالی چھوڑ دیا جائے۔ اگر ہو سکے تو کچھ ماہ تک اور اگر ایسا ممکن نہ ہو تو دو ماہ تک ہی خالی رکھیے۔ مرض نزلہ وزکام کا اگر مرغی خانہ میں دور دورہ رہا ہو تو کچھ عرصہ تک مرغی خانہ خالی رکھنا بہت مفید ہوگا۔

دھونی دینا:

ڈربے کی صفائی کرنے کے فوراً بعد مندرجہ ذیل دوائی سے دھونی دیں:

نام	دوائی کی مقدار فی 2.83 مکعب میٹر	وقت
پوٹاشیم پرمیگنیٹ (لال دوائی)	60 گرام (2.12 اونس)	24 گھنٹے کیلئے
فارمیلین	120 ملی لیٹر (120 سی سی)	

احتیاطی تدابیر:

☆ ڈربے کی صفائی اچھی طرح کریں۔

☆ چوزے نکالنے کے فوراً بعد ڈربہ کو صاف کر لیں۔

☆ دھونی دیتے وقت ڈربے کے اندر برتن، بچی ہوئی خوراک وغیرہ بھی رکھ لیں اور ڈربے کے اطراف کو اچھی طرح پردے لگا کر بند کر دیں۔

انڈوں سے چوزے نکلوانا

دیہاتوں میں عام طور پر موسم بہار میں چوزے شوق سے نکلوائے جاتے ہیں۔ کچھ باتوں کو مدِنظر رکھ کر ان کی پیداوار میں اضافہ کیا جاسکتا ہے۔ موسم بہار میں متعدل موسمی حالات کی وجہ سے چوزے موسم کی شدت سے محفوظ رہتے ہیں اور ان کی نگہداشت بہتر طریقے سے ممکن ہے۔

انڈوں کا انتخاب:

انڈوں سے چوزے نکلوانے کے سلسلے میں سب سے پہلا کام زرخیز انڈوں کا حصول اور ان میں سے قابل استعمال انڈوں کا انتخاب ہے۔ زرخیز انڈے حاصل کرنے کے لیے مرغیوں میں مرغ کا ہونا ضروری ہے۔ زرخیز انڈے حاصل کرنے کیلئے کم ازکم ایک ہفتہ پہلے مرغ کو مرغیوں میں چھوڑ دیں۔ آٹھ سے دس مرغیوں کے لیے ایک مرغ کافی ہوتا ہے۔ جن مرغیوں سے انڈے حاصل کیے جارہے ہیں، ان کا تندرست اور صحت مند ہونا بہت ضروری ہے۔ ورنہ انڈوں سے چوزے نکلنے کے امکانات کم ہوجاتے ہیں۔ مرغیوں کی کئی ایک ایسی بیماریاں بھی ہیں جو انڈے کے ذریعے چوزوں میں منتقل ہوجاتی ہیں۔ جس کی وجہ سے چوزے انڈوں کے اندر ہی مرجاتے ہیں یا اتنے کمزور پیدا ہوتے ہیں کہ وہ اپنی عمر کے پہلے دس پندرہ روز میں ہی مرجاتے ہیں۔

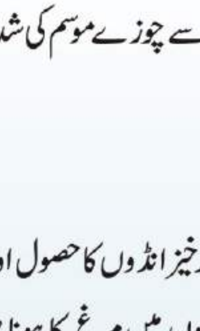

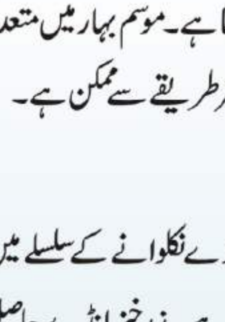

انڈوں کے انتخاب میں یہ احتیاط ضروری ہے کہ انڈوں کا سائز اور شکل ایک جیسی ہونی چاہیے اور ان کا خول بھی مضبوط ساخت کا ہو۔ انڈوں کے سائز کی اہمیت اس لئے ہے کہ انڈے کے حجم کا ایک مثبت تعلق چوزے کے وزن اور سائز سے ہوتا ہے۔ چونکہ ایک ایسا چوزہ جس کا وزن اور سائز انڈے سے نکلتے ہی بڑا ہو وہ جلدی نشوونما پانے کی صلاحیت رکھتا ہے اور اسطرح کے چوزے اپنی آئندہ نسل میں اس اچھی صفت کو برقرار رکھ کر مسلسل آگے منتقل کرتے

رہتے ہیں جبکہ چھوٹے سائز اور کم وزن کا چوزہ جلد نشو ونما نہیں پاتا اور بیماری کے خلاف قوت مدافعت بھی کم ہوتی ہے۔ ایسے چوزوں کے انڈے بھی چھوٹے سائز اور کم وزن کے ہوتے ہیں۔اس لیے یہ ضروری ہے کہ بچے نکلوانے کیلئے جو انڈے استعمال کیے جائیں ان کا اوسط وزن تقریباً 45 گرام فی انڈہ ہو۔ساخت کے حوالے سے بدشکل انڈے جو زیادہ لمبوترے یا گول ہوں، دونوں سروں سے نوک دار یا گول ہوں چوزے نکلوانے کیلئے استعمال نہیں کرنے چاہیے۔ایسے انڈے جن کا ایک سرا موٹا اور دوسرا باریک ہو چوزے نکلوانے کیلئے بہترین تصور کیے جاتے ہیں۔جراثیم سے بچاؤ کیلئے انڈے کا چھلکا صاف اور مناسب موٹائی میں ہونا چاہیے۔ٹوٹے ہوئے اور دو زردیوں والے انڈے بھی استعمال نہیں کرنے چاہیے۔انڈوں کو دھونے سے خول کے مسام بند ہو جاتے ہیں اور چوزے نکلنے کی شرح کم ہو جاتی ہے۔

جن انڈوں سے چوزے نکلوانا مقصود ہوں ان کو زیادہ درجہ حرارت والی جگہ میں ذخیرہ نہ کیا جائے۔جتنی جلدی ممکن ہو سکے مرغی سے ان انڈوں کو علیحدہ کر لیا جائے تاکہ یہ خراب اور گندآلود نہ ہو جائیں۔انڈوں کو جالی دار ٹوکری میں رکھا جائے تاکہ انڈوں کو ٹھنڈی اور تازہ ہوا ملتی رہے۔اسطرح ان کے درجہ حرارت میں بھی کمی رہے گی۔مناسب درجہ حرارت رکھنے کیلئے ریت پر پانی چھڑک کر انتظام کیا جا سکتا ہے۔اگر انڈوں پر غلاظت وغیرہ ہو تو اسے ریگ مار کی مدد سے صاف کر لینا چاہیے تاکہ جراثیم کی وجہ سے چوزوں کی پیداوار متاثر نہ ہو۔انڈوں کا چھلکا شکستہ نہ ہو اور ایک ہفتہ سے زائد مدت کے لئے ذخیرہ نہ کیا جائے۔ایک عام اصول کے مطابق پانچ دن کے بعد چوزے نکلنے کی شرح فی دن 4 فیصد کے حساب سے کم ہوتی جاتی ہے۔ذخیرہ کرنے کے دوران انڈوں کو اس طرح رکھیں کہ ان کا نوکدار سرا نیچے کی طرف ہو اور موٹا گول سرا اوپر کی طرف۔انڈوں کو ریفریجریٹر میں ہرگز ذخیرہ نہ کریں۔کیونکہ کم درجہ حرارت کی وجہ سے انڈوں سے چوزے کے نکلنے کی صلاحیت ختم ہو جاتی ہے۔

انڈوں سے چوزے دو طریقوں سے نکلوائے جا سکتے ہیں: 1۔قدرتی 2۔مصنوعی۔

قدرتی طریقہ:

دیہات میں عموماً قدرتی طریقہ سے کڑک مرغی کے ذریعے چوزے نکلوائے جاتے ہیں۔ایک کڑک مرغی کے نیچے 12 تا15 انڈے رکھے جا سکتے ہیں۔کڑک پن ایک موروثی خصوصیت ہے۔کڑک مرغی کیلئے ڈربے کا

سائز 16x16 انچ جبکہ اس کی اونچائی 16 انچ ہونی چاہیے۔ خشک گھاس کو بچھالی کے طور پر استعمال کیا جاسکتا ہے۔ کُڑک مرغی کے نیچے انڈے رکھنے کے 21 دن بعد ان سے چوزے نکلنا شروع ہوجاتے ہیں اور چند گھنٹوں یا ایک دن میں تمام انڈوں سے چوزے نکل آتے ہیں۔ ان چوزوں کی دیکھ بھال اور پرورش کا تمام تر کام ان کی ماں یعنی "کُڑک مرغی" سرانجام دیتی ہے۔ وہی انہیں اپنے پروں تلے دبا کر سردی سے محفوظ رکھتی ہے۔ خوراک تلاش کرنے اور کھانے کا طریقہ سکھلاتی ہے اور خاصے طویل عرصے تک چوزوں کو ہر قسم کے بیرونی حملے وغیرہ سے محفوظ رکھتی ہے۔

مصنوعی طریقہ:

(i) دیہاتوں میں چھوٹے پیمانے پر انکوبیٹر کا استعمال کر کے بھی چوزے نکلوائے جاسکتے ہیں۔ مصنوعی طریقہ میں انڈے کو رکھنے کی حالت اور مناسب وقفوں کے بعد اس حالت کی تبدیلی خاص اہمیت کی حامل ہے۔ انڈے کو ٹرے میں رکھتے ہوئے انڈے کا چھوڑا حصہ اوپر کی طرف رکھا جاتا ہے تاکہ نہ صرف انڈے میں موجود چوزے کو سانس لینے میں سہولت ہو بلکہ ایک ہی ٹرے میں زیادہ انڈے رکھے جاسکیں۔

(ii) چوزے کو انڈے کے خول سے چپکنے سے بچانے کیلئے وقتاً فوقتاً ہلانا ضروری ہے تجربات سے معلوم ہوا ہے کہ انڈوں کو چوبیس گھنٹوں میں 8 بار ہلانے سے بہتر نتائج ملتے ہیں۔ مزید برآں انڈے رکھنے کے پہلے دن ہلانا جلانا آخری دنوں کی نسبت زیادہ ضروری ہے۔

(iii) انکوبیٹر میں مناسب درجہ حرارت اور نمی کا تناسب بھی اہمیت کا حامل ہے۔ مختلف انکوبیٹرز میں گرمائش کے لیے مختلف طرح کے سسٹم نصب کیے جاتے ہیں اور ان کا درجہ حرارت انکوبیٹر بنانے والی کمپنی کی سفارشات کے مطابق سیٹ کیا جاسکتا ہے۔

(iv) انکوبیٹر میں گیسوں کا تبادلہ بھی ضروری ہے تاکہ زہریلی گیسیں خارج ہوتی رہیں اور چوزوں کو سانس لینے کیلئے مناسب مقدار میں تازہ آکسیجن ملتی رہے۔ اس کیلئے ضروری ہے کہ جس کمرے میں انکوبیٹر رکھا گیا ہے اس میں تازہ ہوا کی آمدورفت ہو۔

(v) انکوبیٹر کی گرم آب و ہوا میں انڈے سے پانی کی بتدریج کمی ہوتی جاتی ہے۔اس کمی کو پورا کرنے کیلئے نمی کا مناسب انتظام بھی نہایت ضروری ہے تاکہ چوزے صحیح طور پر انڈوں سے نکل سکیں۔

کڑک مرغی کی پہچان:

کڑک مرغی کی پہچان کے لئے ذیل میں دی گئی باتوں کا خیال رکھنا چاہیے:

1۔ کڑک مرغی مستقل مزاج ہو اگر اس کو پہلے چوزے نکلوانے کے لئے استعمال کیا گیا ہو تو بہتر ہے۔
2۔ کڑک مرغی صحت مند ہونی چاہیے اور چچڑیوں اور جوؤں سے پاک ہونی چاہیے۔
3۔ کڑک مرغی کو مدافعتی ٹیکہ جات لگے ہوئے ہونے چاہئیں تاکہ چوزوں کو بیماری نہ لگ جائے۔
4۔ صاف ستھری، صحت مند اور اچھی جسامت کی مرغی انڈوں کو صحیح طور پر گھما سکے گی اور مناسب درجہ حرارت مہیا کر سکے گی۔ایک مرغی کی نیچے 15 سے زائد انڈے نہ رکھیں۔
5۔ کڑک مرغی کو دن میں دو دفعہ انڈوں سے علیحدہ کر دیں تاکہ وہ دانہ پانی کھا پی سکے اور بیٹ وغیرہ خارج کر سکے۔کڑک مرغی کو متوازن اور زود ہضم خوراک دینی چاہیے تاکہ اس کی صحت برقرار رہ سکے۔آخری دو تین دن میں کڑک مرغی کو تھوڑے تھوڑے وقفہ کے بعد انڈوں سے علیحدہ کرنا چاہیے تاکہ وہ زیادہ پانی کے استعمال سے انڈوں کو زیادہ نمی فراہم کر سکے اور چوزوں کے نکلنے میں آسانی ہو۔

چوزے انڈوں سے خود بخود نکلتے ہیں اور کسی قسم کی چھیڑ چھاڑ کی ضرورت نہیں ہوتی۔ چند دنوں کیلئے ان کو زود ہضم خوراک دلیہ کی شکل میں دینی چاہیے تاکہ چوزے اس دلیہ کو آسانی کے ساتھ اُٹھا کر کھا سکیں اور جوں جوں اُن کی عمر بڑھتی جائے، خوراک میں اضافہ کیا جائے۔

انڈوں کی کینڈلنگ:

کینڈلر وہ آلہ ہے جس کی مدد سے انڈے پر روشنی ڈال کر یہ دیکھا جاتا ہے کہ انڈے کے اندر کیا تبدیلیاں آرہی ہیں، جن مقامات پر بجلی کی سہولتیں حاصل نہیں وہاں پر کینڈل لالٹین پر پتلی دھات کا ایسا خول چڑھایا جاتا ہے کہ چمنی سے نکلتی ہوئی روشنی صرف انڈے پر مرکوز ہوجائے۔ آپ اسے دیہاتی کینڈلر کہہ سکتے ہیں۔ جن مقامات پر بجلی کی سہولتیں میسر ہیں، وہاں ایک آلہ بجلی کے نیلے بلب کی پوری روشنی انڈے برابر سوراخ پر مرکوز کردیتا ہے۔ انڈے کینڈل کرنے کا عمل اگر رات کے وقت یا مصنوعی تاریکی میں کیا جائے تو اچھے نتائج دیتا ہے۔ اکیس دن انڈے سینے کے دور میں دوبار کینڈلنگ کی جاتی ہے۔

1۔ چھٹے ساتویں دن (پہلی کینڈلنگ)
2۔ سولہ تا اٹھارہ دن (دوسری کینڈلنگ)

پہلی کینڈلنگ:

پہلی کینڈلنگ میں انڈے کے اندر مندرجہ ذیل میں سے کوئی ایک صورت موجود ملتی ہے:

1۔ ایسے انڈے جن میں کینڈلنگ کے دوران کوئی خون کی نالی نظر نہیں آتی بار آور نہیں ہوتے انہیں نکال دینا چاہیے۔
2۔ نقل وحمل کے دوران انڈوں کے زیادہ ہلنے سے اگر زردی اور سفیدی گھل مل جائیں تو ایسے انڈوں کو بھی تلف کردیں۔
3۔ سیاہ دھبہ انڈے کے اندر چپکا ہوا معلوم ہو تو، خون کی نالیاں نہیں بنیں یا بن کر رک گئیں ایسے انڈوں کو بھی نکال دیں۔

4۔ سیاہ دھبے سے نکلتی اور پھیلتی ہوئی خون کی نالیاں صحیح نشوونما کی علامت ہیں۔اس قسم کے انڈوں کو دوبارہ انکوبیٹر میں رکھ دینا چاہیے۔

دوسری کینڈلنگ:

سولہ تا اٹھارہ دن بعد کی جاتی ہے۔اس میں صحیح طور پر پرورش پانے والے انڈوں کی نشاندہی ہو جاتی ہے۔ جن انڈوں میں بچے صحیح طور پر پرورش پا رہے ہوں، وہ انڈے تاریک ہوتے ہیں اور روشنی ان سے گزر نہیں سکتی۔جن انڈوں میں بچہ مر چکا ہو وہ پوری طرح تاریک نہیں ہوتے بلکہ اکثر جگہوں سے روشنی گزر سکتی ہے۔ان کو نکال کر ضائع کر دیا جائے۔

اٹھارویں دن دو باتوں کا دھیان رکھنا ضروری ہے۔

1۔ نمی 70 فیصد تک لائی جائے۔
2۔ انڈوں کو چوزے نکلوانے والی ٹرے میں منتقل کر دیں مگر انکوبیٹر کا دروازہ بند رکھیں۔

احتیاط:

زرخیز انڈوں کو انکوبیٹر سے کم سے کم وقت کے لیے باہر نکالیں تا کہ ان میں موجود بچے ضائع نہ ہو جائیں۔

چوزوں کی پرورش و دیکھ بھال

چوزوں کو ابتدا میں گرمیوں میں تین ہفتے اور سردیوں میں چار ہفتے تک اضافی حرارت کی ضرورت ہوتی ہے۔ قدرتی طریقہ پرورش میں یہ حرارت چوزے مرغی کے جسم سے چمٹ کر حاصل کرتے ہیں لیکن اگر چوزے انکوبیٹر سے نکالے گئے ہوں تو ان کے لئے اضافی حرارت کا بندوبست کرنا ضروری ہوتا ہے۔

حرارت پہنچانے کے لئے اگر دیہات میں بجلی نہ ہو تو مٹی کے تیل کا چولہا استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اس کے علاوہ کوئلہ جلانے کی انگیٹھی بنائی جاسکتی ہے اور اس میں لکڑی اور کوئلہ جلایا جاسکتا ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ کوئلہ کمرے سے باہر جلائیں تاکہ اس کی گیس خارج ہوجائے۔ جب گیس نکل چکے تو پھر اسے چوزوں کے پاس کونے میں رکھیں۔ جلتے وقت کوئلوں سے شروع میں ایک زہریلی گیس نکلتی ہے جسے کاربن مونوآکسائیڈ کہتے ہیں، اس سے چوزے ہلاک ہوجاتے ہیں۔ لہذا کوئلے کے استعمال میں احتیاط کریں۔

ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ گھی کا خالی ڈبہ لیکر اس کے چاروں طرف سوراخ کردیں۔ پھر اس میں دہکتے ہوئے کوئلے ڈال دیں اور اسے کمرے کے درمیان لٹکا دیں۔ ہوا اس سے ٹکرا کر گرم ہوجائے گی اور کمرہ گرم رہے گا۔ جہاں بائیوگیس میسر ہو وہاں اس کا ہیٹر استعمال کیا جاسکتا ہے۔

اگر کمرے میں سردی ہو تو چوزے اکٹھے ہوکر جمگھٹا بنالیں گے اور مناسب درجہ حرارت ہونے پر کمرے میں

پھیلے ہوئے نظر آئیں گے۔ سردیوں میں کمرے کے دروازے اور کھڑکیاں بے شک بند رکھیں لیکن یہ بھی خیال رہے کہ کمرے کے اندر ہوا کی ناقص آمد ورفت کے باعث امونیا گیس کی بو پیدا نہ ہوجائے۔ لہذا دن کے وقت جب دھوپ نکل آئے تو کھڑکیاں کھول دیں تا کہ تازہ ہوا اندر آسکے۔ جب بھی کمرے میں داخل ہوں تو چوزوں کی حرکات وسکنات پر غور کریں، دیکھیں کہ وہ خوراک کھا رہے ہیں یا نہیں۔ سست تو نظر نہیں آرہے۔ ان کی بیٹ کیسی ہے جمگھٹا تو نہیں بنائے ہوئے۔ تکلیف دہ آواز تو نہیں نکال رہے۔ آنکھیں تو کہیں خراب نہیں؟ ٹانگوں میں کسی قسم کی کمزوری تو نہیں۔ بازو لٹکے ہوئے تو نہیں۔ پر کیسے ہیں، ان باتوں پر نظر رکھنے سے صحت اور بیماری کا پتہ چلتا ہے۔ چوزوں کی تعداد کے حساب سے مناسب خوراک و پانی کا انتظام کریں تا کہ انکو اپنی ضرورت کے مطابق تازہ پانی اور خوراک میسر ہو سکے۔

انڈے دینے والی مرغیوں کی پرورش و دیکھ بھال

انڈے دینے والی مرغی کی پہچان:

گھروں میں رکھنے کیلئے بعض اوقات انڈے دینے والی مرغیاں خریدنی پڑتی ہیں یا پھر گھر میں رکھی مرغیوں میں سے انڈے دینے والی مرغیوں کو چھانٹنا پڑتا ہے۔ انڈے دینے والی مرغی کی چند عام علامات مندرجہ ذیل ہیں۔

(i) انڈوں کی بہتر پیداوار کی حامل مرغیوں میں کلغی سرخ چمکدار اور سائز میں نسبتاً بڑی ہوتی ہے۔

(ii) مرغی کی صحت کا اندازہ اسکی آنکھوں سے بھی لگایا جاسکتا ہے۔ صحت منداور زیادہ انڈے دینے والی مرغی کی آنکھیں بڑی، چمکدار اور سرخ ہوتی ہیں۔ بھوری، سیاہی مائل اور دھنسی ہوئی آنکھیں ناقص یا کم پیداواری اوصاف کی حامل مرغیوں کی علامات ہیں۔

(iii) مناسب جسم اور نرم و ملائم پیٹ بھی عمدہ مرغیوں کی علامت ہے۔ ران کی ہڈیوں کا درمیانی فاصلہ دو تا تین انگلیوں تک ہوتا ہے۔ پیٹ اور پیڑو کی ہڈیوں کا درمیانی فاصلہ 4 انگشت ہونا چاہیے۔

(iv) مقعد کشادہ، بیضوی اور نمدار ہوتی ہے۔

(v) زیادہ انڈے دینے والی مرغیوں کی چونچ اور ٹانگیں عموماً سفید رنگ کی ہوتی ہیں۔ آنکھوں کے حلقوں، کان کی لوؤں اور مقعد میں بھی سفید رنگ غالب ہوتا ہے۔ مرغیوں کی کچھ نسلوں میں کھال زرد رنگ کی ہوتی ہے تاہم زیادہ انڈے دینے والی مرغیوں میں یہ رنگ بتدریج پھیکا پڑ جاتا ہے اور سفیدی واضح ہو جاتی ہے۔

(vi) عموماً جاڑوں میں انڈے دینے شروع کرنے والی مرغیاں سال بھر زیادہ انڈے دیتی ہیں۔

(vii) زیادہ انڈے دینے والی مرغی پر مرغ زیادہ مائل ہوتا ہے اور اس سے بار بار جفتی کرتا ہے۔ ایسی مرغی کے بازو اور پشت کے پر نُچے ہوئے اور سر کسی قدر گنجا ہوتا ہے۔ بالکل صاف ستھری مرغی عموماً کم انڈے دیتی ہے۔

بھدی اور انڈے نہ دینے والی مرغیاں:

ہمہ وقت ڈربے میں بند رہنے والی مرغیوں میں دوڑ بھاگ کا موقع میسر نہ آنے اور ورزش کم ہونے کی وجہ سے

بھدا پن پیدا ہونے کا رجحان ہوتا ہے۔ اگر اس ضمن میں خاص کوشش نہ کی جائے تو غول میں 80 فیصد مرغیاں بھدی ہو جاتی ہیں۔ ضرورت سے زیادہ موٹاپا اور بھدا پن انڈے دینے میں رکاوٹ کا موجب ہوتا ہے۔ اس سے نظام ہضم پر بھی برا اثر پڑتا ہے۔ بھاری نسلوں کی مرغیوں میں موٹاپے اور بھدے پن کا رجحان بالعموم سہولت سے پیدا ہو جاتا ہے۔

جو مرغی مرغ سے ملنے سے گریز کرے اور اس کے حملے سے بچنے کا چارہ کرے سمجھ لینا چاہیے کہ کہ اس میں بالعموم یہی نقص ہوتا ہے۔ اسے الگ کر کے اس کا جائزہ لیا جائے بھدی مرغیوں کے جسم میں ایک قسم کی زہر کی پیدائش سے ان کی موت بھی واقع ہو جاتی ہے۔ ایسے مرغیوں کا نظام ہضم کمزور ہوتا ہے۔ غذا ہضم نہ ہو سکنے کی وجہ سے گندگی اور زہریلی ہوا اندر پیدا ہو کر جسم کے اندرونی نظام میں پھیل جاتی ہے۔

بھدی مرغیوں کا جگر بالعموم بڑا یا بالکل چھوٹا ہوتا ہے۔ اس کے نتیجے میں وہ انڈے بھی کم دیتی ہیں اور ان کی صحت بھی اچھی نہیں ہوتی۔ ایسی مرغیوں کے جگر کو معمولی چوٹ سے بڑا نقصان پہنچتا ہے۔ اس لیے مرغیوں کے رات بسر کرنے والے گھونسلے اونچے بنانا ٹھیک نہیں۔ کچے انڈے دینے والی مرغیوں کا بھی ضروری خیال کرنا چاہیے، کیونکہ اس سے غول میں مرغیوں کو انڈے کھانے کی بری عادت پڑ سکتی ہے۔ ایسی ضرر رساں مرغیوں کو فوراً ذبح کے لیے فروخت کر دینا ہی مفید ہے۔ کچے انڈے دینے والی مرغیوں کا سراغ لگانا بہت ضروری ہے۔ اس کا ایک عمدہ طریقہ یہ ہے کہ علی الصبح روشنی پھیلنے سے پہلے مرغیوں کے ڈربے میں اس وقت پہنچیں جب وہ ابھی گھونسلوں میں بیٹھی ہوں، شہادت کی انگلی کا ناخن خوب تراشا ہوا ہو۔ ہاتھ صابن سے خوب دھو کر ہر ایک مرغی کو پکڑ کر اس کی مقعد میں دور تک انگلی ڈال کر دیکھا جائے۔ پختہ چھلکے والا انڈا ہو گا تو چھونے سے پتہ چل جائے گا۔ کچے انڈے دینے والی مرغیوں کا اس طرح سراغ لگا کر انہیں علیحدہ کر کے ان کا علاج کریں۔

انڈے نہ دینے والی مرغیوں کی پڑتال:

اسی طرح انگلی کی مدد سے انڈے دینے والی اور نہ دینے والی مرغیوں کا پتہ لگایا جا سکتا ہے۔ سال میں دو تین بار ایک پورا ہفتہ اس غرض کے لیے وقف کیا جائے۔ اس ہفتے میں روزانہ انگلی ڈال کر ہر ایک مرغی کا پتہ لگایا جائے کہ انڈے دے رہی ہے یا نہیں۔ جن مرغیوں کے اندر انڈے کا پتہ چلے ان کی ٹانگوں میں نشانی کیلئے چھلا چڑھا دیا جائے۔ دوسرے دن صبح جن مرغیوں کے چھلا نہ ہو ان کا پتہ کیا جائے اور جنہوں نے انڈہ دیا ہو انہیں چھلا چڑھا دیا جائے۔ اسی طرح ہفتہ کے پورے سات دن یہ عمل جاری رکھیں۔ ہفتہ گزرنے پر جو مرغیاں چھلے کے بغیر رہ جائیں ان کو فروخت کر دینا چاہیے تاکہ مزید نقصان نہ ہو۔

متوازن خوراک

متوازن خوراک کی افادیت:

مرغیاں یا چوزے خواہ کسی نوعیت کے ہوں یا کیسی ہی نسل کے ہوں، ان کی نشوونما اور پیداوار کا انحصار خوراک پر ہے۔ مرغیاں مرغی خانے میں ہوں یا گھر میں رکھی جائیں ان پر سرمایہ کا تقریباً ستر فیصد خوراک پر خرچ ہو جاتا ہے۔ ان حقائق کی روشنی میں خوراک کے استعمال پر خاص توجہ کی ضرورت ہے۔

ہمارے گھروں میں خاص طور پر دیہات میں مرغیوں کو ثابت اجناس کی شکل میں خوراک مہیا کی جاتی ہے جو ناکافی اور غیر متوازن ہوتی ہے حالانکہ ان اجناس کی قیمت زیادہ ہوتی ہے اور نتائج بھی صحیح برآمد نہیں ہوتے۔ اگر ہم ان اجناس کو صحیح طور پر دلیہ کی طرح چورا کر لیں اور دوسری اشیاء کے ساتھ ملا کر مرغیوں کو مہیا کریں تو یقیناً بہتر نتائج حاصل کئے جا سکتے ہیں۔

دیہات میں مرغیوں کی خوراک کا کوئی معقول بندوبست نہیں کیا جاتا۔ خواتین صبح کے وقت مرغیوں کو باہر نکال دیتی ہیں۔ مرغیاں گھر کے اندر بچی کھچی روٹی اور سبزی وغیرہ کھا کر اپنا پیٹ بھر لیتی ہیں۔ مرغیاں اکثر کھیتوں میں نکل جاتی ہیں جہاں وہ دانہ دنکا چن لیتی ہیں۔

غیر معیاری غیر متوازن اور ناکافی خوراک کے باعث دیہات میں مرغیوں کی پیداواری صلاحیت کم ہو جاتی ہے۔ اُن کی نشوونما رک جاتی ہے۔ دیر سے سن بلوغت کو پہنچتی ہیں اور دیر سے انڈے دینا شروع کرتی ہیں۔ جلد کڑک ہو جاتی ہیں اور پر جھاڑنے کا عمل بار بار کرتی ہیں۔ ان حالات میں دیسی مرغیوں کے علاوہ اعلیٰ پیداواری صلاحیت کی حامل مرغیاں بھی اپنی پیداواریت کھو بیٹھتی ہیں اور جسمانی کمزوری کے باعث بیماری کا شکار ہو جاتی ہیں۔ لہٰذا پیداواری صلاحیت کو بڑھانے اور مرغیوں سے زیادہ سے زیادہ انڈے اور گوشت حاصل کرنے کیلئے ضروری ہے کہ دیہات میں مرغیوں کی خوراک کی طرف بھی پوری توجہ دی جائے۔ اس مقصد کیلئے اگر صبح کے وقت مرغیوں کو باہر نکالنے سے قبل اجناس از قسم گندم یا مکئی کی 50 سے 60 گرام (ایک چھٹانک) مقدار فی مرغی حساب سے دے دی جائے اور شام کو جب مرغیاں دانہ چگ کر واپس آئیں تو اتنی ہی مقدار اجناس کی پھر دے دی جائے تو ان کی غذائی ضروریات کافی حد تک

پوری ہوجائیں گی۔ کھیتوں میں گھاس اور سبزی سے انہیں حیاتین میسر آجائیں گے۔ کیڑے مکوڑوں کے کھانے سے حیواناتی لحمیات میسر آجائیں گی۔ اضافی اجناس سے توانائی کی ضروریات پوری ہوجائیں گی۔ جہاں دیہی خواتین چوزے نکلوانے میں دلچسپی رکھتی ہیں وہاں ضروری ہے کہ وہ ان کی خوراک کی طرف بھی توجہ دیں تاکہ ان مرغیوں سے زیادہ سے زیادہ انڈے اور گوشت حاصل کیا جاسکے۔

یادرہے کہ انڈے اور مرغی کے گوشت میں زیادہ سے زیادہ اوراعلیٰ قسم کی لحمیات پائی جاتی ہیں جو ہماری غذائی ضروریات کو بطریق احسن پورا کرسکتی ہیں۔ ہرفردِ خانہ کوروزانہ کم ازکم ایک انڈہ کھانے کوملنا چاہیے۔اس سے جسم ودماغ کی نشوونما ہوگی۔ دودھ پلانے والی اور حاملہ خواتین کے جسم میں لحمیات کی ضرورت زیادہ ہوتی ہے۔ ان کی صحت کو برقرار رکھنے کیلئے ضروری ہے کہ ان کوروزانہ کم ازکم ایک انڈہ کھانے کے لئے میسر آئے۔

متذکرہ بالاہدایات کے علاوہ ذیل میں مرغیوں کی روزمرہ خوراک کے لیے گھریلونسخہ درج کیا گیا ہے:

گھریلو12مرغیوں کے لئے روزمرہ خوراک

چوکر یا دلی ہوئی روٹی	1 کلوگرام
گوشت (پروٹین)	1/2 کلوگرام
سبزیات کتری ہوئی	1/4 کلوگرام

مرغیوں کی خوراک کے ضروری اجزاء:

مرغیوں کی متوازن خوراک میں مندرجہ ذیل اجزاء کا مناسب مقدار میں شامل ہونا ضروری ہے اگر ان میں سے کسی ایک جزو کی کمی ہوتو غذا متوازن نہیں رہتی۔

نشاستہ دار اجزاء:

نشاستہ دار اجزاء مرغیوں کی خوراک کا ایک اہم اور بڑا جزو ہیں۔ یہ مرغیوں کو طاقت پہنچاتے ہیں۔حرارت پیدا کرتے ہیں۔انڈے اور گوشت پیدا کرنے میں مدد دیتے ہیں۔مرغیوں کی خوراک میں 60 سے 70 فیصد تک استعمال

ہوتے ہیں۔نشاستہ دار اجزءحاصل کرنے کا سب سے بڑا ذریعہ مختلف خوردنی اجناس ہیں۔ہمارے ملک میں جو اجناس آسانی سے میسر ہیں اور مرغیوں کی خوراک میں استعمال کیے جاتے ہیں،ان کا مختصر ذکر کیا جاتا ہے۔

مکئی: یہ سفید اور زرد دو قسموں میں دستیاب ہے۔مرغیوں کی خوراک میں زرد رنگ کی مکئی کو ترجیح دی جاتی ہے۔مرغیاں اسے شوق سے کھاتی ہیں۔اس کی مقدار خوراک میں 60 فیصد تک دلیہ کی صورت میں شامل کی جاتی ہے۔یہ انڈے دینے والی اور گوشت پیدا کرنے والی دونوں قسم کی مرغیوں کے لیے مفید ہے۔

گندم: گندم ہمارے ملک میں انسانوں کی سب سے اہم خوراک ہے۔مرغیوں کی خوراک میں اسے کم ہی استعمال کیا جاتا ہے۔اگر مرغیوں کی خوراک میں اسے شامل کرنا ہوتو نصف مکئی اور نصف حصہ گندم دلیہ کی شکل میں استعمال کرنا چاہیے۔

جو: گندم کے مقابلے میں جو کے دانوں میں لحمیات کم اور ریشہ کی مقدار زیادہ ہوتی ہے۔یہ گندم اور مکئی کا نعم البدل نہیں ہوسکتے۔اگر ان کا چھلکا اتار کر استعمال کیا جائے تو بہتر ہوگا۔

جوار: ملک میں جوار بھی کافی مقدار میں پیدا ہوتی ہے۔غذائیت کے لحاظ سے گندم اور مکئی کے بعد دوسرے نمبر پر خیال کی جاتی ہے۔قیمت میں بھی ان اجناس سے سستی ہوتی ہے۔گندم یا مکئی کے ساتھ نصف دلیہ کی شکل میں استعمال کریں۔

باجرہ: یہ غذائیت کے لحاظ سے تقریباً جوار کے ہم پلہ ہوتا ہے۔اگر سستا دستیاب ہوتو مکئی کے ساتھ نصف مقدار میں استعمال کریں۔

چاول: یہ گندم اور مکئی کی نسبت کافی مہنگا ملتا ہے۔اس لیے اگر چاول کا ٹوٹا سستا مل جائے تو مرغیوں کی خوراک میں استعمال کر سکتے ہیں۔

شیرہ یاراب: گنے یا چقندر کے رس سے شکر تیار کرنے کے بعد جو مواد باقی بچ جاتا ہے اس کو شیرہ یا راب کہتے ہیں۔ اس میں نمکیات بھی موجود ہوتے ہیں اور جلد ہضم ہو جاتا ہے۔ مرغیوں کی خوراک میں تین سے پانچ فیصد تک استعمال کیا جاتا ہے۔

لحمیات:

زندگی کی بقا اور جسم کی نشوونما کے لیے لحمیات انتہائی ضروری ہیں۔ مرغیوں کی خوراک میں حیوانی لحمیات مہیا کرنے کے لیے جو اشیاء استعمال ہوتی ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں:

خشک خون: خون ذبح خانوں سے اکٹھا کر کے پروسیس کیا جاتا ہے تاکہ جراثیموں سے پاک کر کے خوراک میں شامل کیا جا سکے۔ اعلیٰ معیار کے خشک خون میں لحمیات کی مقدار 83 فیصد سے لیکر 88 فیصد تک ہوسکتی ہے۔ مرغیوں کی خوراک میں 3 سے 10 فیصد تک استعمال کیا جا سکتا ہے۔

خشک گوشت کا چورا: یہ اوجھڑی، انتڑیوں، پھیپھڑوں اور اس فالتو گوشت کو جو بطور انسانی خوراک استعمال نہیں ہوتا، خشک کر کے تیار کیا جاتا ہے۔ یہ خوراک میں 5 سے 10 فیصد تک استعمال کیا جا سکتا ہے۔

خشک مچھلی کا چورا: یہ مچھلی کو خشک کر کے تیار کیا جاتا ہے۔ اس میں وہ مچھلیاں استعمال کی جاتی ہیں جو بطور انسانی خوراک استعمال نہیں ہوتیں۔ یہ بہت معیاری لحمیات مہیا کرتا ہے۔ مرغیوں کی خوراک میں 5 سے 10 فیصد تک استعمال ہوتا ہے۔ مچھلی کے چورے میں کیلشیم، فاسفورس، آیوڈین، لائی سین، میتھائیونین وغیرہ موجود ہوتے ہیں۔

خشک دودھ: اس میں لحمیات اور نشاستہ دار اجزاء موجود ہوتے ہیں۔ مرغیوں کی خوراک میں استعمال کیا جاتا ہے۔

نباتاتی لحمیات:

کھل بنولہ: اس میں 35 سے 40 فیصد تک لحمیات ہوتے ہیں۔ 2 سے 5 فیصد تک بغیر چھلکے والی کھل مرغیوں کی خوراک میں استعمال کی جاسکتی ہے۔

کھل سرسوں، توریہ، کھل تل، کھل السی، کھل گوار: یہ پانچوں اقسام کی کھل اپنی اجزاء کے لحاظ سے تقریباً ایک جیسی ہوتی ہیں۔ ان میں 35 سے 42 فیصد تک لحمیات موجود ہوتے ہیں۔ یہ 2 سے 5 فیصد استعمال ہوسکتے ہیں۔

کھل مکئی یا کارن گلوٹن میل: کارن گلوٹن میل دو اقسام کے ہوتے ہیں
1۔ کارن گلوٹن میل 30 فیصد
2۔ کارن گلوٹن میل 60 فیصد

مرغیوں کے لیے یہ اچھی خوراک ہے۔ اس میں حیاتین اے موجود ہوتی ہیں۔ مرغیوں کی خوراک میں 5 سے 10 فیصد تک استعمال ہوسکتی ہے۔ ان کے علاوہ کھل بادام، کھل سویابین اور کھل سورج مکھی بھی مرغیوں کی خوراک میں استعمال ہوتی ہیں۔ تارامیرا کی کھل مرغیوں کی خوراک میں بالکل نہ ڈالیں۔ اس میں جلن پیدا کرنے والا روغنی مادہ ہوتا ہے جو مرغیوں کے لیے نقصان دہ ہے۔

حیاتین:

مرغیوں کی خوراک میں حیاتین معمولی مقدار میں شامل ہوتے ہیں لیکن فوائد اور اثرات کے لحاظ سے بہت اہم ہوتے ہیں۔ کم وبیش 12 ایسے حیاتین ہیں جن میں سے اگر کسی ایک کی بھی مرغیوں کے جسم میں کمی ہو جائے تو نہ صرف ان کی گوشت اور انڈے پیدا کرنے کی صلاحیت متاثر ہوتی ہے بلکہ وہ غذائی قلت کی مختلف بیماریوں کا بھی شکار ہو جاتی ہیں۔

تمام حیاتین کو 2 بڑے گروپوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔

1۔ روغن یا تیل میں حل ہونے والے حیاتین

مثلاً حیاتین اے، حیاتین ڈی، حیاتین ای، حیاتین کے

2۔ پانی میں حل ہونے والے حیاتین

مثلاً حیاتین بی 1، حیاتین ای 2۔ پینٹوتھینک ایسڈ، نیاسین، حیاتین 12B

مرغیوں کے امراض اور ان کا روک تھام

پرندوں کا چچڑیوں اور جوؤں سے بچاؤ:

چچڑیاں رات کی تاریکی میں اپنی کمین گاہوں سے نکل کر مرغیوں کی رگوں سے خون چوستی ہیں اور صبح ہونے سے پہلے واپس اپنے ٹھکانوں میں چھپ جاتی ہیں۔ ان چچڑیوں کے بچے پرندوں کے پروں سے چمٹ جاتے ہیں اور خون چوستے رہتے ہیں۔ ہفتہ عشرہ کے بعد جوان ہونے پر یہ بچے جسم کو چھوڑ دیتے ہیں اور دیگر چچڑیوں کے ساتھ اپنی کمین گاہوں میں چھپ جاتے ہیں۔

چچڑیوں کو زہریلی دواؤں سے تلف کرنے کے ساتھ ساتھ پروں کے ساتھ چمٹے ان کے بچوں کو تلف کرنا بھی ضروری ہے۔ اسکے لیے تمام پرندوں کو سوائے چھوٹے چوزوں کے مندرجہ بالا دوواؤں کے محلول میں ڈبو دیا جائے تا کہ دوا کے اثر سے خون چوسنے والے کیڑے ہلاک ہو جائیں۔ کڑک مرغی کو انڈوں پر بٹھانے سے پہلے اس کی جوئیں اسی طرح مار دینی چاہیے تا کہ وہ اطمینان سے چوزے نکال سکے۔

ہر مرغی کو بازوؤں کے پروں سے پکڑ کر محلول میں ایسے ڈبوئیں کہ اس کا سر پانی سے باہر رہے۔ کچھ دیر تک اسے محلول میں رہنے دیں تا کہ دوا کا اثر پروں کے بعد جلد تک پہنچ جائے۔ پھر آنکھیں بچا کر سر کو ایک دفعہ آمیزہ میں ڈبو کر جلدی سے نکال لیں۔ ایسا عمل کرنے سے تمام خون چوسنے والے کیڑوں سے پرندہ صاف ہو جائے گا۔

1۔ کمرشل سوڈیم فلورائیڈ:

کمرشل سوڈیم فلورائیڈ نصف چھٹانک، ایک گیلن یعنی پانچ سیر پانی میں حل کریں۔ جس قدر محلول تیار کرنا ہو مذکورہ نسبت سے دوا پانی میں ملا کر حسب ضرورت مقدار میں محلول تیار کریں۔ یہ اتنی مقدار میں ہونا چاہیے کہ ٹب یا بالٹی لبریز ہو تا کہ پرندہ کو آسانی سے اس میں ڈبویا جا سکے۔

2- آملہ سار گندھک:

آملہ سار گندھک ایک چھٹانک، کپڑے دھونے والا صابن نصف سے ایک چھٹانک، گرم پانی ایک گیلن یعنی پانچ سیر، آملہ سار گندھک دواخانوں سے مل جاتی ہے۔ گندھک کو پیس کر سفوف بنالیں۔ صابن کو کتر کر گرم پانی میں ڈالیں پھر اس میں آملہ سار گندھک کا سفوف ڈال کر لکڑی سے خوب ہلائیں۔ ایسا کرنے سے ایک گیلن آمیزہ تیار ہوگا۔ ضرورت سمجھیں تو دوگنا یا چوگنا آمیزہ مذکورہ بالا فارمولا کے مطابق تیار کریں اور اس میں پرندوں کو ایک ایک کر کے ڈبویں۔ پرندوں میں یہ عمل دوپہر کی دھوپ میں کیا جائے تاکہ مرغیوں کو سردی نہ لگے۔ جوئیں مرغیوں کے جسم میں بے چینی اور بے قراری کا موجب ہوتی ہیں۔ سال میں تین بار اس عمل کو دہرانا مرغیوں کے لیے بڑا مفید ہوگا۔

دیہات میں اگر انگریزی ادویات آسانی سے دستیاب نہ ہوں تو مرغیوں کی جوئیں مارنے کیلئے مندرجہ ذیل طریقے استعمال کیے جاسکتے ہیں۔

نسخہ نمبر 1: حقے کے سڑے ہوئے پانی سے مرغی کو دوپہر کے وقت نہلائیں، تمام جوئیں مرجائیں گی۔

نسخہ نمبر 2: سہاگہ اور پھٹکڑی ہم وزن لیکر اسے کوٹ کر پاؤڈر بنالیں اور اس کی اتنی مقدار پانی میں حل کریں کہ پانی کڑوا ہوجائے۔ اس محلول میں مرغیاں نہلانے سے جوئیں مرجاتی ہیں۔

3- ڈی ڈی ٹی پاؤڈر:

یہ پاؤڈر زبردست جراثیم کش ہے۔ ڈی ڈی ٹی پاؤڈر (5 فیصد طاقت والا) ایک کھانے کا چمچ، ایک بوتل مٹی کے تیل میں ڈال کر خوب ہلا کر یک جان کریں۔ اس مکسچر سے مرغیوں کے ڈربوں اور ان کے گردوپیش کی جگہ پر پینٹ کریں۔ یہ کام موسم بہار یعنی فروری کے آخر یا مارچ کے شروع میں نئے چوزوں کی آمد سے پہلے کیا جائے تاکہ نئے چوزوں کو اس کی بو سے پریشانی نہ ہو۔ سال میں ایک بار بھی اس محلول کا پینٹ کیا جائے تو چچڑیاں وہاں پیدا نہ ہونگی۔ پاکستان کے گرم میدانی علاقوں میں چچڑیوں کا زور زیادہ تر موسم گرما اور موسم برسات میں ہوتا ہے۔

احتیاطی تدابیر:

1۔ صرف مرغیوں کے جسم (تمام جسم) کو دوا ملے پانی میں ڈبوئیں لیکن آنکھوں اور سر کو بچائیں۔ یہ دوا آنکھوں میں نہیں جانی چاہیے۔

2۔ اپنے آپ کو بھی دوا سے بچائیں۔ نازک اعضاء آنکھ، منہ وغیرہ میں نہیں لگنی چاہیے۔

3۔ مرغیوں کو تین سے چار دفعہ مختلف دنوں میں دوا ملے پانی سے نہلائیں۔

مرغیوں کو ٹیکے لگانا

ٹیکہ لگانے کے لیے مندرجہ ذیل سامان کا ہونا ضروری ہے۔

1۔سرنج
2۔سوئی
3۔روئی
4۔سپرٹ وغیرہ
5۔ڈسٹلڈ واٹر یعنی آب مقطر

سرنج:

ٹیکہ لگانے کی کئی قسم کی سرنجیں ہوتی ہیں، جن کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں:۔

1۔ آل گلاس سرنج: یہ تمام شیشے کی بنی ہوتی ہیں، یعنی اس کی ہر چیز سوائے سوئی کے شیشے کی ہوتی ہے۔

2۔ ریکارڈ سرنج: یہ بھی شیشے کی ہوتی ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک وہ جس کے دونوں سرے اور پسٹن دھات کے ہوتے ہیں اور دوسری وہ جس کا اگلا حصہ جس پر سوئی لگائی جاتی ہے دھات کا ہوتا ہے۔ آل گلاس اور ریکارڈ سرنج عام طور پر 5,10,25 اور 50 سی سی تک کے سائز کی بنی ہوتی ہیں۔

سرنج کے اجزاء:

ہر سرنج میں کانچ کی نلکی ہوتی ہے جسے بیرل کہتے ہیں اور اس کے اندر درمیان میں صحیح ناپ کی پسٹن ہوتی ہے جو دھات یا کانچ کی ہوتی ہے اور ان کا باہمی تناسب ایسا ہوتا ہے کہ پسٹن نلکی میں آسانی سے پھر سکتا ہے لیکن ایسا پورا اور فٹ ہوتا ہے کہ دوا کا ایک قطرہ بھی پیچھے کی طرف نہیں نکل سکتا۔ اگر پسٹن کے پیچھے کی طرف سے دوا کا کوئی قطرہ نکل آئے تو وہ سرنج خراب ہوتی ہے کیونکہ مطلوبہ دوا کا کچھ حصہ اس طرح ضائع ہو جاتا ہے۔

سرنج کے سرے پر جہاں سوئی لگائی جاتی ہے نوزل کہلاتا ہے۔ ریکارڈ سرنج کی نلکی میں جو پسٹن ہوتی ہے وہ دھات کی ہوتی ہے اور اس پر نکل یا کرومیم کی ملمع ہوتی ہے جس وقت نکل کی ملمع ضائع ہوجائے تو اس وقت سرنج نا قابلِ استعمال ہوجاتی ہے کیونکہ اگر وہ تیزابی اثرات کی حامل ہو تو پسٹن کی دھات کا کچھ حصہ دوا میں حل ہوکر جسم میں داخل ہوجاتا ہے جو تکلیف کا باعث بنتا ہے۔

سرنج کی نلکی پر دوا ناپنے کے نشانات لگے ہوتے ہیں جو عام طور پر کیوبک سینٹی میٹر یعنی سی سی کے ہوتے ہیں۔ عام طور پر لوگ 5 سی سی والی سرنج استعمال کرتے ہیں۔ آل گلاس سے ریکارڈ سرنج بہتر سمجھی گئی ہے۔ اس لیے کہ اس کا نوزل دھات کا ہوتا ہے۔ شیشے کا نوزل ٹیکہ لگانے میں ذرا سی بے احتیاطی ہوجائے تو عام طور پر ٹوٹ جاتا ہے۔

سوئی یا نیڈل:

یہ بے زنگ فولاد کی بنی ہوتی ہے نیز مخصوص کیمیائی ترکیب کے دھاتی مرکبات سے یہ سوئیاں بنائی جاتی ہیں۔ یہ اندر سے کھوکھلی سوراخ دار ہوتی ہیں۔ اس سوراخ میں ایک بہت باریک تار ہوتا ہے جو سوئی کا سوراخ بند نہیں ہونے دیتا اور صاف کرنے میں معاون ہوتا ہے۔ نئی سوئی کو استعمال کرنے سے پہلے یہ تار نکال دیتے ہیں اور استعمال کے بعد دوبارہ داخل کردیتے ہیں۔ سوئی کا سائز یعنی لمبائی اور موٹائی نمبروں (گیج) سے معین کی جاتی ہے اور دس نمبر سے لیکر بیس نمبر تک ہوتی ہے اور مختلف قسم کے ٹیکے لگانے کے کام آتی ہے۔ جوں جوں گیج کا نمبر بڑھتا جائے گا سوئی کا سوراخ تنگ ہوتا جائے گا۔

سوئی کی صفائی:

سوئی کو عام طور پر پانی میں ابال کر صاف کیا جاتا ہے۔ سپرٹ کے ساتھ بھی صاف کیا جاتا ہے۔ بعض ٹیکے بیک وقت سینکڑوں ہزاروں مرغیوں کو لگانا ہوتے ہیں۔ اس لیے ایک سوئی جب تک ٹھیک کام کرے، وہ استعمال میں لائی جاسکتی ہے۔

سپرٹ ریکٹی فائڈ:

یہ سرنج، سوئی اور ٹیکہ لگانے کی جگہ کو صاف کرنے کے کام آتی ہے۔ نیز ٹنکچر آیوڈین اور میتھلیٹڈ سپرٹ بھی

انجکشن لگانے کی جگہ صاف کرنے کے کام آسکتے ہیں۔

روئی:

یہ عام طور پر سپرٹ کے ذریعے پچکاری کو صاف کرنے کے لیے استعمال کی جاتی ہے جو اسی روئی کو سپرٹ میں بھگو کر انجیکشن کے مقام پر لگایا جاتا ہے۔ پھر انجیکشن دیا جاتا ہے اور سوئی نکالنے کے بعد اس مقام پر سپرٹ والی روئی مل دی جاتی ہے۔

ڈسٹلڈ واٹر یعنی آبِ مقطر:

یہ جراثیم کی آلائش سے بالکل پاک صاف پانی ہوتا ہے۔ یہ عام طور پر 5 سی سی، 10 سی سی کے ایمپیول میں ہوتا ہے۔ بڑے سائز کی شیشیوں میں بھی ملتا ہے جو مقابلتاً سستا ہوتا ہے۔ اگر دستیاب نہ ہو تو صاف پانی کو جراثیم سے پاک کرنے کیلئے خوب ابال کر ٹھنڈا ہونے پر مرغیوں کے ٹیکہ میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔ اگر سپرٹ سے سرنج اور سوئی کو صاف کیا جائے تو پھر ایک مرتبہ اس پانی کو سرنج اور سوئی میں سے گزار دینا چاہیے تاکہ سرنج کے اندر سپرٹ نہ رہے۔

ٹیکہ لگانے کی جگہ کا انتخاب:

انجیکشن لگانے سے پہلے جگہ کا انتخاب کرنا نہایت ضروری ہے اور اس کا انتخاب انجیکشن کی نوعیت پر مبنی ہے اور یہ دوا کے افعال وخواص اور اثرات پر منحصر ہے۔ انجیکشن اس جگہ لگانا چاہیے جس کو زیادہ حرکت نہ دی جائے جو چلتے پھرتے ننگا نہ رہے اور گردوغبار سے محفوظ رہے۔ مرض رانی کھیت کا ٹیکہ مرغی کی گردن میں جلد کے نیچے یا سینے کے گوشت میں آڑا ترچھا لگایا جاتا ہے۔ چیچک کا ٹیکہ بازو کو الٹا کر کے بازو کے اندرونی جلد میں آر پار لگایا جاتا ہے۔ مرغیوں کی بیماری کی صورت میں ڈاکٹر کا تجویز کردہ انجکشن سینے کے گوشت میں آڑا ترچھا یا ران کے بالائی حصہ میں جہاں جوڑ قریب ہو اور گوشت کی تہہ گہری ہو لگانا چاہیے۔

انجیکشن لگانے کا طریقہ:

ٹیکہ لگانے کے عمل میں سب سے پہلے پچکاری کو صاف کریں اور اس میں پسٹن کو فٹ کرنے کے بعد سوئی کو

اچھی طرح فٹ کرنا چاہیے۔اس کے بعد دوا اگر ایمپیول میں ہوتو اس کو کاٹ کر بائیں ہاتھ میں پکڑیں اور دائیں ہاتھ میں پچکاری پکڑ کر سوئی کو ایمپیول میں داخل کریں اور آہستہ آہستہ دوا کو پچکاری میں بھریں۔اگر دوا ربڑ کی ٹوپی دار شیشی میں ہو اور خشک سفوف ہوتو اس کو آب مقطر میں حل کرلیں اور شیشی کے سر کو صاف کرنے کے بعد بائیں ہاتھ میں پکڑیں اور دائیں ہاتھ میں سرنج پکڑ کر ربڑ کے درمیان میں سوئی داخل کریں اور سرنج کے پسٹن کو باہر کی طرف کھینچ لیں یہاں تک کہ دوا کی مطلوبہ مقدار سرنج میں بھر جائے۔

شیشی سے دوا بھرنے کا آسان طریقہ یہ ہے کہ پچکاری کے پسٹن کو پہلے خالی پیچھے کی طرف کھینچ لیں اور اس کے بعد سوئی کو شیشی میں داخل کر کے ہوا کو شیشی کے اندر داخل کریں تو پسٹن کو باہر کھینچے بغیر پچکاری میں دوا خود بخود آجائے گی ،اگر دوا گاڑھی ہوتو پہلے شیشی کو ہلا لینا ضروری ہے۔پچکاری بھرنے کے بعد پرندے کے جسم کو جہاں ٹیکہ لگانا ہو سپرٹ لگی روئی لگا کر صاف کریں۔پھر پچکاری کا منہ اونچا کر کے (سوئی آسمان کی طرف ہو) ہوا خارج کریں یہاں تک کہ ایک دو قطرے دوا باہر نکل آئے۔

اب مرغی کی صاف کی ہوئی جگہ پر سوئی داخل کریں اور جب سوئی مطلوبہ جگہ میں داخل ہوجائے تو پسٹن کو آہستہ آہستہ دبا کر دوا کو جسم کے اندر داخل کریں۔جب مطلوبہ مقدار میں دوا جسم کے اندر داخل ہوجائے تو سوئی کو آہستہ آہستہ باہر کھینچ لیں اور سوئی کے قبضہ والی جگہ پر سوئی باہر کھینچتے وقت مخالف ہاتھ کے انگوٹھے سے آہستہ سے دبائے رکھیں تاکہ سوئی کسی دوسری طرف حرکت نہ کرے اور ٹوٹنے کا بھی خطرہ نہ ہو اور سوئی والی جگہ پر سپرٹ لگی روئی رکھ دیں اور اس جگہ کو انگلیوں سے آہستہ آہستہ ملیں تاکہ داخل کی ہوئی دوا جسم میں جلد تحلیل ہوجائے۔

احتیاطی تدابیر:

1۔ ٹیکہ کے لیے صحیح جگہ کا انتخاب کرنا چاہیے۔
2۔ ٹیکہ لگاتے وقت دوائی مرغی کے جسم میں آہستہ آہستہ داخل کرنی چاہیے۔
3۔ سوئی سیدھی رکھنی چاہیے۔
4۔ سوئی کی گہرائی اتنی رکھی جائے کہ پٹھے / گوشت میں رہے۔

مرغیوں کے عمومی امراض

رانی کھیت:

دیہات میں معمولی موسمی تبدیلی سے رانی کھیت کا مرض پھوٹ کر آناً فاناً بے شمار مرغیوں کی ہلاکت کا باعث بنتا ہے۔ جو مرغبان حضرات کی حوصلہ شکنی کا باعث بنتا ہے۔ اس پر قابو پانے سے مرغیوں کو ہلاکت سے بچایا جاسکتا ہے۔ دیہات میں دیکھنے میں آیا ہے کہ جو پرندے رانی کھیت مرض سے مرجاتے ہیں انہیں باہر گندگی کے ڈھیر پر پھینک دیا جاتا ہے جسے کتے اور بلیاں اُٹھا کر دوسری جگہ لے جاتے ہیں اسطرح بیماری پھیلانے کا باعث بنتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ گاؤں میں کسی ایک گھر میں رانی کھیت مرض کا حملہ پورے دیہات میں وباء کی صورت اختیار کر جاتا ہے جو مرغیاں اس مرض سے مرجائیں انہیں گہرا گڑھا کھود کر دبا دینا چاہیے۔

رانی کھیت مرض سے بچاؤ کے لئے حفاظتی ٹیکے لگوانے پر سختی سے عمل کیا جائے۔ یہ ٹیکے تقریباً ہر یونین کونسل پر واقع وٹرنری سنٹر کے عملہ سے لگوائے جاسکتے ہیں۔ ان ٹیکوں کا پروگرام مندرجہ ذیل ہے۔

پہلا ٹیکہ:

آٹھ سے دس دن کے چوزوں کی آنکھوں میں ایک ٹیکے والے ایمپول (100 Doses) میں 5 سی سی پانی (آبِ مقطر) ملا کر ڈراپر سے ایک قطرہ ہر پرندے کی ایک آنکھ میں ڈالا جائے۔

دوسرا ٹیکہ:

ایک ماہ کے چوزوں کیلئے ایک ایمپول (100 Doses) میں 50 سی سی (ٹھنڈا آبِ مقطر) ملا کر ہر چوزے کو نصف سی سی بذریعہ سرنج بازو میں زیر جلد یا سینے کے گوشت میں ٹیکہ لگائیں۔

تیسرا ٹیکہ:

چار ماہ کی عمر میں ایک ایمپول (100 Doses) میں 100 سی سی (ٹھنڈا آبِ مقطر) ملا کر ہر پرندے کی بازو میں ایک سی سی ٹیکہ لگائیں۔ اور پھر ہر تین ماہ بعد یہ ٹیکہ دہرایا جائے۔ پروگرام پر اگر سختی سے عمل کیا جائے تو رانی

کھیت مرض کا خاطر خواہ تدارک ہوجاتا ہے۔ رانی کھیت ایک مہلک مرض ہے۔ ہم سب کا فرض ہے کہ اپنی مرغیوں کو اس مرض سے بچانے کی تدابیر کریں تاکہ محنت ضائع نہ ہو۔

متعدی کھانسی زکام:

اس مرض سے چوزے اور مرغیاں متاثر ہوسکتی ہیں۔ گندے اور کم ہوادار ڈربوں میں رکھے ہوئے پرندے زیادہ متاثر ہوتے ہیں اس لیے کوشش کرنی چاہیے کہ ڈربے صاف ستھرے اور ہوادار ہوں تاکہ گندی ہوا کا نکاس ہوسکے۔ علاج کے لیے ٹیٹرامائی سین 50 ملی گرام فی مرغی گوشت میں ٹیکہ نہایت مؤثر ہے۔

طفیلی کرم:

یہ کئی قسم کے ہوتے ہیں۔ چھوٹی آنت اور جسم کے دوسرے حصوں میں پائے جاتے ہیں۔ یہ متاثرہ مرغی سے صحتمند مرغیوں اور چوزوں میں منتقل ہوکر اِن کی صحت پر بُرا اثر ڈالتے ہیں۔ کرموں سے شرح اموات تو زیادہ نہیں ہوتی البتہ پیداوار کم ہوجاتی ہے۔ مرغیاں رکھنے والی جگہ نمی سے پاک ہو اور کرم کش ادویات کا استعمال باقاعدگی سے کریں۔ بازار میں مختلف قسم کی کرم کش ادویات دستیاب ہیں۔ گھروں میں کمیلا کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔

مرغیوں کی چیچک:

مرغیوں کی چیچک وائرس سے پھیلنے والی بیماری ہے جس سے جلدی یا سطحی زخموں یا کھرنڈ سے پہچانا جاسکتا ہے۔ ان زخموں کو واضح طور پر جسم کے نرم حصوں مثلاً کلغی، چہرہ اور پروں کی نیچے دیکھا جاسکتا ہے۔ یہ بیماری ایک وائرس سے لاحق ہوتی ہے جو کہ صرف پھٹی ہوئی جلد کے ذریعے جسم میں داخل ہوسکتا ہے۔ لہذا اس کا پھیلاؤ اِن طریقوں سے ممکن ہے۔

1۔ ایک سے دوسرے پرندے کو بوجہ لڑائی، چونچ آزمائی وغیرہ۔
2۔ بہتے زخموں کے راستے وائرس کا اندر داخل ہوجانا۔
3۔ مچھروں کے ذریعے بیمار پرندوں سے وائرس لیکر صحت مند پرندوں میں داخل کردینا۔

اس بیماری کے خلاف موثر ٹیکے دستیاب ہیں جو کہ چھ سے آٹھ ہفتے کی عمر میں لگائے جاتے ہیں۔

سپائرو کیٹوسس ویکسین (چیچڑی کے بخار کے لیے ٹیکہ):

بعض چچڑیوں کو کاٹنے سے مرغیوں کو چچڑی کا بخار ہو سکتا ہے جب یہ عارضہ لاحق ہو تو مذکورہ ٹیکہ مریض کو لگائیں۔ ٹیکے کی کیفیت حسب ذیل ہے:

1۔ ایک ایم پیول میں 100 مرغیوں کی دوا ہوتی ہے۔

2۔ برف میں چھ ماہ تک کارآمد رہ سکتی ہیں۔

3۔ ایک ٹیکہ کو 100 سی سی ٹھنڈے آبِ مقطر میں کھولیں اور ایک سی سی زیر جلد ٹیکہ لگائیں۔

مرض میریکس کا ٹیکہ:

اس مرض کا اندرونی اثر جانور کے رگ پٹھوں کے علاوہ جگر، پتہ، گردے، دل اور پھیپھڑوں وغیرہ پر پڑتا ہے۔ یہ بہت ہی پھیلنے والی متعددی بیماری ہے جو با آسانی ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہو جاتی ہے۔ اس مرض سے بچاؤ کے لیے چوزوں کو بڑی عمر کی مرغیوں سے الگ اور زیادہ سے زیادہ فاصلہ پر رکھنا چاہیے۔ چوزوں کی افزائش ایسے علاقے میں نہیں کرنا چاہیے جہاں بیماری رہ چکی ہو اور جہاں چوزوں کی کثرت ہو۔ جہاں تک ہو سکے اپنا مرغی خانہ دوسروں کے مرغی خانہ سے مناسب فاصلے پر بنائیے تا کہ چھوت دار بیماریوں کا اثر آپ کے مرغی خانہ تک نہ پہنچ سکے۔ مزید برآں جنگلی چڑیوں کو مار بھگائیے اور اپنے مرغی خانہ میں ان کا داخلہ ناممکن بنا دیجئے۔

مرض میریکس کی ظاہری علامات میں ایک ٹانگ آگے کھینچ جاتی ہے اور دوسری پیچھے کو مڑ جاتی ہے یعنی دونوں ٹانگیں مخالف رخ باہر نکل آتی ہیں۔ جانور لنگڑا لولا ہو جاتا ہے۔ اعصابی کمزوری نیز آنکھ کی پتلی پھر جانے سے جانور میں بھینگا پن پیدا ہو جاتا ہے۔

یہ مرض ایک سے پانچ ماہ عمر کی مرغیوں میں زیادہ زور پکڑتا ہے اور 7 سے 28 دن تک رہتا ہے۔ عام طور پر تین ماہ سے زیادہ عمر کی مرغیاں اس مرض کی گرفت میں آتی ہیں۔ اس مرض سے بچاؤ کا ٹیکہ ایک دن کے چوزے کو لگایا جاتا ہے۔ اکثر ہیچریوں والے یہ ٹیکہ لگا کر چوزے خریداروں کے حوالے کرتے ہیں۔

500 چوزوں کے لیے ایک ایم پیول کافی ہوتا ہے۔ آبِ مقطر بھی ٹیکہ کے ہمراہ ہی ملتا ہے۔ ایک سی سی

چوزے کی گردن میں لگاتے ہیں۔

گمبوروکا ٹیکہ:

یہ ٹیکہ بھی رانی کھیت کی طرح حفاظتی ٹیکہ ہے۔اس کو بھی اسی طریقہ سے بنالیں جس طرح رانی کھیت کا ٹیکہ بنتا ہے اور ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق چوزے کی عمر کے مطابق ٹیکہ لگائیں تا کہ چوزوں میں بروقت قوت مدافعت پیدا ہوجائے اور وہ بیماری کے حملے سے بچ سکیں۔عمومی طور پر گمبوروکا ٹیکہ بارہ سے چودہ دن اور تیس سے بتیس دن کی عمر میں پانی میں حل کر کے دیا جاتا ہے۔

مرغیوں کی فروخت

اکثر دیہات میں دیکھا گیا ہے کہ گھروں میں مرغیوں کی پیداواری عمر کا خیال رکھا جاتا ہے۔ مرغی کی عمر جب تقریباً ڈیڑھ سال ہو جائے تو ذبح کر کے کھا لینا چاہیے یا فروخت کر دینا چاہیے۔ زیادہ عمر کی مرغیاں انڈے کم دیتی ہیں لیکن خوراک زیادہ کھاتی ہیں۔ اسکے علاوہ یہ مرغیاں مختلف امراض کی جراثیم بردار ہوتی ہیں اور نئے چوزوں کو متاثر کرتی رہتی ہیں۔ چھوٹے چوزوں میں امراض کا باعث اکثر اوقات یہ معمر مرغیاں ہی ہوتی ہیں۔ پیداوار بند ہونے پر ان کو جلد از جلد فروخت یا ذبح کر لینا چاہیے۔

دیسی مرغوں کی مفت تقسیم:

دیہی مرغبانی کے فروغ کیلئے حکومت پنجاب اور زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے تعاون سے اعلیٰ کارکردگی کے حامل مرغے کسانوں میں مفت تقسیم کیے جا رہے ہیں۔ جن کی تقسیم میں مندرجہ ذیل نکات کا خیال رکھا جاتا ہے۔

1۔ یہ مرغے دیہات کے ماحول اور درجہ حرارت میں آسانی سے نشوونما حاصل کر سکتے ہیں۔

2۔ یہ مرغے چناؤ کے ایک پیچیدہ عمل کے ذریعے منتخب کیے جاتے ہیں تا کہ دیہی ماحول میں خوب بڑھ سکیں۔

3۔ مرغوں کو جس قدر مدافعتی ٹیکہ جات کی ضرورت ہوتی ہے ان کو پورا کیا جاتا ہے۔

4۔ مرغوں کو ایک ڈربے میں بند کر کے فراہم کیا جاتا ہے تا کہ ان کی مزید نسل کشی ہو سکے اور انہیں محفوظ بھی رکھا جا سکے۔

پیداوار کے لحاظ سے اعلیٰ دیسی مرغیوں اور عام دیسی مرغیوں کا تقابلی جائزہ

عام دیسی مرغیاں	اعلیٰ دیسی مرغیاں
دیر سے سنِ بلوغت کو پہنچتی ہیں۔	جلد سن بلوغت کو پہنچتی ہیں۔
تقریباً 6 سے 7 ماہ کی عمر میں انڈے دیتی ہیں۔	تقریباً پانچ ماہ کی عمر میں انڈے دینے شروع کرتی ہیں۔
سالانہ تقریباً 50 تا 100 انڈے دیتی ہیں۔	سال میں تقریباً 180 تا 200 انڈے دیتی ہیں۔
ان میں کڑک پن ہوتا ہے۔	ان میں کڑک پن نہیں ہوتا۔

مرغبانی کی کامیابی کیلئے مربوط پروگرام

1۔بہترین پرندوں کا انتخاب:

مرغبانی کا آغاز کرنے کیلئے عمدہ قسم کے پرندوں کا انتخاب اشد ضروری ہے۔فارم کو کامیابی کے ساتھ چلانے کے لئے بہترین قسم کے پرندے بلحاظ نسل وقسم بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔فارم بنانے سے پہلے اس بات کا فیصلہ کرنا ضروری ہے کہ کس مقصد کے لئے پرندے درکار ہیں آیا گوشت کے لئے پرندے درکار ہیں یا انڈوں کے لئے فارم کھولنا مقصود ہے کیونکہ گوشت اور انڈے دینے والی اقسام کو پالنے کے لئے فارم کی تعمیر، پرندوں کی دیکھ بھال، نگہداشت اور خوراک کی تفصیلات ایک دوسرے سے بہت حد تک مختلف ہوتی ہیں اس لئے فارم میں رکھے جانے والے پرندوں کے مقصد کا تعین بہت ضروری ہے۔ایک روزہ چوزے کسی بڑی فرم یا ہیچری سے خریدے جائیں جو اپنی شہرت، نیک نامی اور تجارتی اصولوں کی بنا پر بہترین پرندے مہیا کرتی ہو۔بہترین قسم کے پرندے نسبتاً کم مقدار میں خوراک استعمال کر کے زیادہ انڈے دینے کی صلاحیت رکھتے ہیں جبکہ ناقص قسم کے پرندے زیادہ خوراک کھا کر کم تعداد میں انڈے دیتے ہیں۔ اس طرح فی درجن انڈوں کی پیداوار کا خرچ خوراک بہترین قسم کے پرندوں میں نسبتاً کم ہوتا ہے۔

2۔متوازن خوراک:

پرندوں کی بحالی صحت اور زیادہ منافع حاصل کرنے کے لئے متوازن خوراک بہت اہمیت رکھتی ہے۔مرغیاں بنیادی طور پر ایک نازک پرندے ہیں جو اجزائے خوراک کی کمی کا بہت جلد اثر قبول کرتی ہیں اس لیے خوراک میں تمام اجزاء کا اس تناسب میں ہونا جو پرندے کی مناسب نشوونما اور انڈے دینے کی ضروریات کو پورا کرسکیں، نہایت ضروری ہیں۔خوراک کی کمی سے پرندوں کی جسمانی نشوونما رک جاتی ہے اور انڈے دینے میں تاخیر واقع ہو جاتی ہے۔اس کے علاوہ انڈے دینے والی مرغیوں میں خوراک کی کمی کا اثر انڈوں کی تعداد پر بھی پڑتا
ہے اور کم تعداد میں انڈے حاصل ہوتے ہیں۔مرغیوں کی خوراک میں بالخصوص اجزائے لحمیہ کی مناسب مقدار میں فراہمی اور تمام ضروری حیاتین، نمکیات وغیرہ توازن کے ساتھ مناسب مقدار میں مہیا کرنا بہت ضروری ہیں۔اس کے

علاوہ وافر صاف ستھرے پانی کی فراہمی بھی بہت ضروری ہے۔

3۔نگہداشت کے جدید اصول:

مرغبانی سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کے لئے یہ بہت ضروری ہے کہ پرندوں کی پرورش اور نگہداشت کا تمام کام سائنس کے جدید اصولوں کے مطابق سرانجام دیا جائے۔اس بارے میں اپنے علاقے کے وٹرنری آفیسر یا جس ہیچری سے چوزے خریدے ہوں یا جس خوراک کی کمپنی سے پرندوں کی خوراک خریدی جاتی ہو،ان کے نمائندے سے مستقل طور پر رابطہ قائم رکھا جائے تاکہ ہر قسم کی صورت حال کا مقابلہ ماہر فن لوگوں کی ہدایات کی روشنی میں خوش اسلوبی کے ساتھ کیا جاسکے۔اس غرض کے لئے زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے شعبہ مرغبانی سے بھی رجوع کیا جاسکتا ہے جہاں کسانوں کو ہر قسم کے مشورے اور مفید ہدایات دینے کیلئے نہایت قابل اور تجربہ کار اساتذہ مصروف کار رہتے ہیں۔

4۔بیماریوں کا انسداد:

پولٹری فارم کی کامیابی کے لئے یہ بہت ضروری ہے کہ پرندوں کو صحت مند وتندرست رکھنے کے لئے ہر ممکن کوشش کی جائے۔ بیماری نہ صرف پرندوں کو جسمانی طور پر کمزور کردیتی ہے بلکہ اس سے ان کے انڈے دینے کی صلاحیت یا گوشت کی پیداوار بھی متاثر ہوتی ہے اوراس طرح ان سے حاصل ہونے والے منافع کی شرح میں فوری طور پر کمی آجاتی ہے۔تمام اہم بیماریوں سے بچاؤ کیلئے مرغیوں کو مقررہ وقت پر ویکسین کروائیں۔

5۔مناسب رہائشی سہولیات:

پرندوں کے لئے سستی لیکن حفظان صحت کے اصولوں کے مطابق بنی ہوئی رہائش مہیا کرنا بہت ضروری ہیں۔ مختلف قسم کے پرندوں کی رہائشی ضروریات پرندوں کی اقسام اور مرغبانی کے مقاصد سے متعین کی جاسکتی ہیں۔

6۔پرندوں کی تعداد:

فارم میں مرغیوں کی تعداد یا فارم کے سائز کی وجہ سے فی پرندہ منافع کی شرح نمایاں طور پر اثر انداز ہوتی ہے جس کا خیال رکھنا بہت ضروری ہے۔اس لئے فارم کا آغاز کرنے کے لئے تجرباتی بنیادوں پر کم تعداد میں پرندے پال کر ان کی عادات، دیکھ بھال اور خوراک وغیرہ کے بارے میں مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔

کتابیات :

پروفیسر ڈاکٹر محمد اکرم (2008) پولٹری پروڈکشن، ادارہ تعلیمی و توسیع، یونیورسٹی آف ویٹرنری اینڈ انیمل سائنسز، لاہور

9 789698 237783

This is a publication of the GEF-UNEP-ILRI FAnGR Asia Project
implemented by the Univerity of Agriculture, Faisalabad (PAKISTAN)
All rights reserved.